

2006
n No

حَدِّاکا شکر

کہ ہماری ناچیز آواز با اثر ثابت ہوئی اور فضل اجل جناب مولانا سید
علی نقی صاحب قبلہ نے "لامیۃ العرب" کی شرح فرما کر طالبان
علم کیلئے بہترین ذخیرہ مہیا کر دیا اور اپنے اخلاق سے چھاپنے کی
بھی اجازت دی اور تحفہ نے با اجازت مدوح اسے چھاپکے قوم کے
سامنے پیش کر دیا جن حضرات کو اس فائدہ اٹھانا ہو وہ میسر
ہے صرف آٹھ آنہ قیمت ادا کر کے طلب فرمائیں۔

مکتبہ

المشرق

الحکم سید محمد ہاشم
احاطہ سنگی بیگ لکھنؤ

نوٹ کتاب اطباق الذہب عبد المومن مغربی صفہائی محشی خوشی
غیدہ بھی شائقین کو مذکورہ بالا آپس سے تقبیت ہر سکتی ہے۔

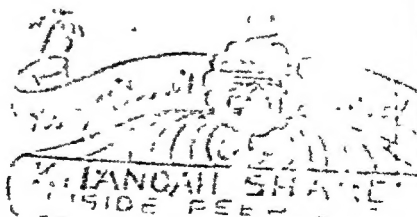
صورة ماسمه مقرظا حجة الاسلام باقر العلوم استاذ
البحر الزاخر مولانا السيد محمد باقر رئيس بائنة
كاتب وخبير بادام ظلال ولا زال كماله

بسم الله

لقد احسن واجاد ملال السادة الاجناد غصن الشرف
المباد كوكب الفضل الوقاد الصفي البهي ولدي
السيد علي نقى التقوى بلغه الله الى معارج
الرشاد في شرح لامية العرب وافي سلمه الرب
بما يحكي حلالة رطب العرب وارتشاف الضرب ويورج
الى بلوغ الارث حرسه الله وحماه ورزقه ما يتمناه

محمد باقر الترمذى

عفى الله عن جرائمه



تقرئ مديف لسلطان الادباء الاعلام الاستاد ومن
عليه في العلوم الادبية الاستاد مولانا المفتي
السيد محمد علي (پروفيسر شعبہ ادبیات عربیہ کلج لکھنؤ) مدظلہ
سبحانہ

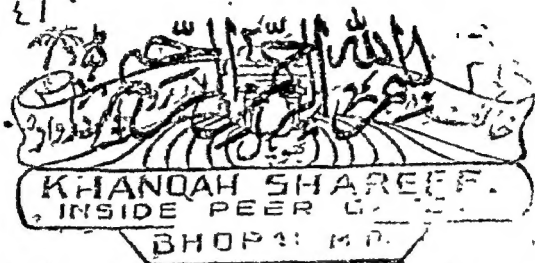
الحمد لله الذي لم يعقدنا صيرة رحمة الاعلى من لم يردنا
بشقوته والذي فطر الخلاق بكلمة فاه بها لسان قدرته والصلوة
على من ميز شيق الكلام من عجمته واعتميد بمنطق فصيح ما
المصقع حمامة كعبته وعلى اله وعترته نسبيما على من شق ادبهم
الفصحاء بعدد وبه لفظته واصبغى اناءهم برشافة كلمته
على الفائح لسان الله بريقا فارة متدا حتر اما بعد فتلك
عجايب منحة الطلبة جلا يدا الفاضل البارع والطود الفارع
الرائع من رياض الفنون في خصلة المراتع والكراع من حياض
العلوم في اشراج المشارع اللوذي السامي المولوي

على نقي النقيوى هداة الله التقوى الى الصراط السوى غير راكب راسه
الى ايسر النجا وما تفرجن قريحته ولا قل يبرد فكرته في شرح التقيّة
الوحيد المسماة بلا ميثا العرب بلسان هندك نصير مبين فحمد الله بها
الطالبين عرضها على الاصلاح ما ودى منها وفسد تجير ما بسط
خارجا عن الحد فقومت اودها وانغرت ثمدها كما رقت جودها
وازحت عنها كدها فحاشا بحمد الله مخطوبه من الاجاب عيوبه
الى قلوبك الى الابواب ولخردتوا نوافق ما تنقنا في صد الكتاب
ان الحمد لله الوهاب الصراف عالمي والار الاطياب يومنا الى يومنا
رقم بيناه حمد على عفى عنه (م ت)

هذا هو التقدري القبلية الاعلام نجم الملائكة شمس العلماء
مولانا الشيخ الحسين بن شاه الشرايف المكي الكوفي لا زالت شيمه افاضه لطفه
بسمه

احسنت احسنت فيما ارضيت وبيئت واحكمت واتقنت فله
درك ولا شل عشر لك
حرره السيد نجم الحسن عفى عنه

محمد سعید خٹک
۱۵/۱۱/۵۵ میلادی



الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان وجعل له اللسان معربا عما
في الجنان وفضل لسان العرب على جميع الالسنه في سائر ازمان
الصلوة المنزليه بريق الاس والريحان على من بعث هاديا للانس والجان
فانزل عليه القرآن دواء للظمان وسقاء للعطشان فجزت دون
مصارفته مصاقع عدنان وكات عن حجاراته بلقاء قطان واهليته
مشيدى الايمان الذين وكدت الذي فصاحتهم عواصف سمعان و
هددت قبائل بلاشتهم شقاشق نايعة الذبيان صلبة دائمة باقية
ما تضرعت البلبابل باشمى النعم والطفه الاحسان وما ترفعت السواحج
على معارج الاغصان وبعد ابل عقل كمنزىك يه امر قابل انكارين
كه ونيك تمام زبانون سے بہتر اور تمام لغات سے افضل زبان عرب تھی اور اسکا
ثبوت علاوہ دیگر دلیلوں کے یوں بھی ہو سکتا ہے کہ خداوند عالم نے اپنے نبی

کتاب محمد مصطفیٰ پر اپنی کتاب قرآن مجید اسی زبان میں نازل کی اور اس کے علاوہ
 اپنے بنی اور ان کے اوصیا کی بھی زبان ہی قرار دی۔ اگر عالم میں کوئی اور زبان
 اس سے بہتر ہوتی تو یقیناً خداوند عالم اُس میں قرآن مجید کو نازل کرتا جبکہ خالوہ
 کائنات نے تمام زبانوں میں سے اس زبان کو اس شرف کے لیے منتخب فرمایا
 تو معلوم ہوا کہ یہی زبان سب زبانوں سے بہتر ہے۔ قرآن مجید میں خالق کلام
 نے اس زبان کی مدح میں فرمایا ہے بلسان عربی میں خداوند عالم نے
 جس چیز کو مسبین فرمایا ہے وہ اپنی نوعیت سے بہت عظیم شے ہے امام کو مسبین
 فرمایا ہے کل شئی احصینا فی امام متبیین دوسرے کتاب کو ولا طب
 ولا یابیس الا فی کتاب میں تیسرے استعان ابراہیم کو ان هذا هو البلاء
 المسبین جانتا کہ نظر کیجائی ہے غالباً جن امور کو خداوند عالم نے مسبین فرمایا ہے
 وہ عظیم اشیا ہیں اس زبان کو بھی خداوند عالم نے مسبین فرمایا ہے جو اس کی عظمت
 شان کی اول دلیل ہے جب یہ مطلب اپنے مقام پر ثابت ہے تو اس میں شک
 نہیں کہ ہر زبان کے حقائق و دقائق و نکات و لطائف کے پرکھنے کا سیار صرف
 یہ ہے کہ اُس کے اشعار پر نظر ڈال جائے اور ادبی دنیا میں تتبع و سیر کی جائے اسی
 اصول سے لسان عربی کے نکات کا سمجھنا اور اسی طرح اُس کے خیالات کا استکشاف
 اس پر موقوف ہے کہ اُس کے اشعار کا مطالعہ کیا جائے اور عرب میں شاعری تہ
 جتنی ترقی کی اور اس کی نظیر دوسری قوموں میں ملنا مشکل ہے لیکن تمام کلام

عرب میں نظر عالم نے جو انتخاب کیا تو اس میں چند ہی قصیدہ دن پر مرقعہ انتخاب
 پڑا جنکے سامنے فصاحت نے گردنیں جھکا دیں جیسے وہ شہادت قصیدہ جو آج سب سے
 معلقہ کے نام سے مشہور ہیں جنکے متعلق مشہور یہ ہے کہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیے
 گئے تھے اور انکو خاص خصوصیت حاصل ہے اسی طرح سبکیرون قصیدہ شعرانہ
 عرب نے فانیہ لام میں کہے لیکن کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ وہ عرب کی جانب
 بنسب ہو سکے مگر ایک قصیدہ شنفری از روی کاوہ آج دنیا سے ادب میں لامیہ
 العرب کے نام سے مشہور ہے یہ قصیدہ اپنی فصاحت و بلاغت و جزالت الفاظ و
 لطائف معانی کے اعتبار سے اور دیگر وجوہ سے خاص امتیاز رکھتا ہے اس وجہ
 سے اہل عالم نے یہ قدر کی کہ اسکو لامیہ العرب کے نام سے سہی کیا لیکن وقت
 معانی اور خیرات الفاظ اور صعوبت ترکیب کے سبب سے بعض ادیبان فضل تک
 کو بہتین اور کے معانی سمجھنے سے اور اس کے حل کرنے سے بہت معلوم ہوتی ہیں
 لہذا ضرورت تھی اسکی کہ کوئی شرح ہو جو اس کے وجوہ معانی پر سے نقاب خفا
 کو ہٹائے اور اس کے کنوز مطالب کو ظاہر کرے ہزاران بعض اکابر عظام نے
 ہنچھکوا مامور کیا کہ میں اپنی وسعت بھر اس کے کشف مطالب میں حصہ لوں اگرچہ
 میرے قلم میں اتنی طاقت نہ تھی اور معلومات اسقدر وسیع نہ تھے کہ اس کام
 کو کامیابی انجام دے سکتا مگر ملائکہ کلام لا یتراک کلمہ پر بنا کر کے یہ چند اوراق
 امتلا لا لامر تحریر کیے ہیں اگر کوئی قلم مغز ان سے نغرش ہوئی ہوگی تو اہل علم کا

را من عفو اور سکے پہچانے کے لیے کافی ہے، لیکن قبل شروع شرح کے لایۃ العرب کے بعض خصوصیات اور شاعر کے مختصر حالات، پیش کرنا ضروری سمجھا ہوں۔

لایۃ العرب کے خصوصیات

سابق کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس قصیدہ میں بعض خصوصیات تھے جنکی وجہ سے اہل زمانہ نے اس کا نام لایۃ العرب رکھا۔ اگر وہ خصوصیات یہ تھیں تو کیا میں اس کے لیے ہر بات کو برسرے نا تھیں قسم نے رہیری کی اجزا امورہ انجھ ہوتے۔

پہلے اسراخیمیدہ میں شاعر نے مسلمات مثلاً خررتون سے راز و نیاز، اور محبوبہ کے دیران سکون پر رونا اور مستحق کے خالی کشتہ زدن پر ٹھٹھ کرکے عشق بازی کی یاد تازہ کرنا ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر اکثر دائمی اور سنسنی آمیز امور کو نظم کیا ہے، اور غلطی شاعری کا اظہار کیا ہے اور خاص میں اپنے دل جذبات کو ظاہر کیا ہے۔

دوسرے اکثر اشعار میں شاعر نے مکارم اخلاق کی تعلیم کی ہے اور اسے خصال حمیدہ کا سبق ملتا ہے چنانچہ جناب رسالت آیت سے بھی روایت کی گئی ہے کہ علموا اولادکم لایۃ العرب قائماتہم لیسہم مکارم الاخلاق کسی شعر میں کذب و نمیمہ کا بُرائی اور کہیں صبر کی تعلیم اور کسی جگہ قناعت کا درس اور کسی مقام پر مرض سے تنذیر ایسے بہت سے مقامات ہیں اور ہم شرح کے

منمن بن جاجا اس مطلب پر تنبیہ کر دینگے۔

(تیسرے) جن واقعات کی حکایت شاعر نے کی ہے انکی تصویر کھینچی ہے

پتا پتھر اسکا اعلیٰ نمونہ یہ اشعار ہیں

وا صبح عتہ بالغیضاء بالسا ضریقان مستول واستریال

فقلوا لقد هزت بلبل کلابنا فقلنا اذ ثب عس ام عس فرعل

فان راک الامنا بانه شہ صومت فقلنا قطاة ریع ام ریع اجلل

وان یک من جن کابرج طارقا وان یک انسانا ما کھا کلاس یفئل

رجو۔ تیسرا اشعار میں خاص وہ جزیل الفاظ جو اس زمانہ میں مستعمل نہیں اور

غریب سمجھے جاتے ہیں وہ مذکور ہیں جو عرب متقدمین کی خاص اصطلاحیں تھیں

شاعر کے مختصر حالات

شغری نام تھا اور قبیلہ ازد کے لطن اوس بن حجر کی ایک نام اور فرد تھا اور

اہل بن کے شعرا میں سے اسکا شمار تھا یہ شاعر ادن تیز رو لوگوں میں تھا عجب

کہ جب وہ دوڑتے تھے تو گھوڑے تک اونکو نہ پاسکتے تھے وہ چند شخص تھے

سلیک بن سلک اور عمر بن براق اور اسید بن جابر اور تابلہ شرا اور شغری

شاہد بن داعی اہل کو بیگ کہا۔

کسنی بن اسکو بنی شیا بنے کہ جو ایک قبیلہ تھا فہم بن عمرو بن سے اسیر کر لیا تھا

بنی سلامان میں غزیت پاتا رہا یہاں تک کہ بنی سلامان نے ایک شخص کو بنی شہابہ میں سے
 اسیر کیا تو شہابہ نے شنفری کو ذریعہ میں دیکے اس اپنا اسیر کو راکھ لیا یہ شنفری
 بنی سلامان میں رہنے لگا اور اپنے متین انھیں میں سے سمجھتا تھا یہاں تک کہ اسے
 ایک ذرا اس شخص کی لڑکی سے کہ جس نے اسکو پرورش کیا تھا کہا کہ اے لڑکی
 یا اختہ اسے بن میرا سر و حال دے یہ سننا تھا کہ اس لڑکی نے اسکو ملنا پھر مارا اور
 کہا کہ تو میرا بھائی نہیں ہے یہ سنے شنفری غضبناک اس شخص کے پاس آیا جس
 نے اسکو خرید لیا تھا اور پوچھا کہ میں کس قبیلہ سے ہوں اس نے کہا اس میں
 میں سے شنفری نے قسم کھائی کہ جب تک میں تم میں سے سعادتی قتل نہ کروں گا
 چین نہ لوں گا اس بات پر کہ تم نے مجھ کو غلام بنایا۔ اسکے بعد سے بنی سلامان کو قتل
 کرنا شروع کیا یہاں تک کہ نہاٹوے شخص قتل کیے اسکے بعد ان لوگوں نے اسکو
 دھوکا دیا اور دھوکے سے ایک تیز رو شخص نے ان میں سے جس کا نام اسید
 بن جابر تھا اسکو پکڑ لیا اور قتل کر ڈالا قتل کرتے وقت ان لوگوں نے اس سے
 پوچھا کہ تجھ کو کہاں دفن کریں تو اس نے یہ شعر پڑھے

لا تقبرونی ان قبری محرم علیکم ولاکن البشرے امرار
 اذا استملوا راسی فی الواس اکثری وعند رعد اللتقی نفو ساثرے
 هنالك لا ارجو حیاة سترے سبیر الی الے مبسلا باجراثرے
 اسکے قتل ہونے کے بعد اتفاقاً ایک شخص بنی سلامان میں سے اسکی لاش کی طرف سے

لہذا اس نے اسکی کھوپڑی کو ٹھوکر ماری ایک بڑی اسکی سر کی اسکی پیرین
 انگریزی اور وہ ہلاک ہو گیا اس عنوان سے سو مفتولین کی تعداد پونہ ہی ہوئی
 اسکے بہت سے اشعار فخر و حماسہ وغیرہ میں ہیں جنہیں سے مشہور یہی قصیدہ لاء
 ہے جسکی شرح اکثر یورپین اہل علم نے بھی کی ہے چنانچہ ۱۸۱۷ء میں ایک انگریزی
 ترجمہ اس کا چھپا اور ۱۸۳۷ء میں المان میں المانی زبان میں اس کا ترجمہ شائع ہوا
 وسیع النظر اصحاب اگر اسکی تفصیلی حالات سے مطلع ہونا چاہتے ہیں تو اعانی صفحہ ۱۷
 ج ۲۱ اور کتاب الشعر والشعراء صفحہ ۱ اور خزائن الادب صفحہ ۱۶ ج ۲ اور فضلیات
 وغیرہ ملاحظہ کریں۔ وہہنا اشعار فی شرح الا بیات توکلا علی خالق السموات

بسمہ سبحانہ ولد احمد

آقِمُوا صِدْقَ اُفْقِ صُدُورِ مَطِيئِكُمْ فَاِنَّ اِلَى اقْوَمِ سِوَاكُمْ لَا مِيلَ (۱)
 (اللغة) آقیموا صدق و سر مطیکم بقال اقام صدق و مطیة اذ اساد و توجہ یعنی
 جد و افے ابرک و اجتہاد و امن و قد تم و قیل اقیمو اصناف یعنی اضر و فرائض و منہ
 قول الشاعر اقیمو ابی النعمان عنا صد و رکب و الا تقیمو اصناف غریب الثر و اس
 مطے جمع مطیة الذایة سمیت بذک لانها تمطی و ای تسرع فی سیرھا و قیل
 لیستعمل فی الابل خاصة لانها تمطی ای یرکب مطاھا و هو ظھرھا و الا میل
 بمعنی المائل (الحق) شاعر کہتا ہے کہ میرے معاملہ غنیمت کو چھوڑ دو کیونکہ یقیناً میں تمھارے

سو کسی (دوسری) قوم کی جانب رجوع کرنے والا ہوں۔ اقامہ صمدہ: خطبہ کے
 اختتامی معنی تو یہ ہوتے کہ سواری کے سینہ کو قائم کیا مگر استعمال کو شش اور
 اور غفلت سے چونکے میں ہوتا ہے۔

فَقَدْ كَذَّبَ لِطَائِفَةٍ مَّطَايَا وَادَّخَلَ
 اللّٰغَةَ حَتَّىٰ بِالضَّمِّ تَضَيُّقٌ فَدَرَّتْ اِي حَضْرَتٍ وَتَوْبِيَّاتٍ وَيُرْوِي حِمَّتْ بِمَعْنَى
 فَرِيتَ بِقَالَ حِمٌّ قَدْ وَمِثْلَانِ اِي دَنَا وَحَانَ وَلِلْقَسْرِ لِيلٌ فِيهِ الْقَمَرُ فَنَشَدَتْ اَوْ نَشَدَتْ
 وَالطَّيَّاتِ جَمْعٌ طَيَّةٌ بِالْكَسْرِ النِّيَّةُ وَالْمَقْصِدُ بِقَالَ مَعْنَى لَطِيئَتَايَ لَعْنَةُ السَّيِّئِ
 اَنْتَوَاهَا وَبَعْدَ - عَنَّا طَيَّةٌ - اِي مَحْصَدُهُ وَمَنْزِلُهُ الَّذِي اَنْتَرَاهَا وَارْحَلُ جَمْعُ ذَلِ
 مَرْكَبٍ لِلْبُعْدِ اصْغَرُ مِنَ الْقَتَبِ (المعنى) پس یقین جواب دہ کہ (اسباب سفر کے متعلق)
 کل مقاصد پورے ہو گئے اور شب شب باہتاب ہے اور (تکمیل) مقاصد کے لیے
 سواریاں اور بالان باندھ دیے گئے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہم بالکل سفر کے لیے
 آمادہ ہیں کوئی انتظار نہیں ہے حاجتیں اب سامنے آگئی ہیں یا یہ کہ حاجتیں پوری
 ہو گئی ہیں اور رات بھی روشن ہے تاریکی مانع یعنی نہیں ہے اور مرتبہ اور کے سرانجام
 کے لیے تمام سواریاں اور بالان بھی درست و تیار ہو گئے ہیں۔

وَيَنْفَعُ الْكَرِيمَ عَنِ الْكَرِيمِ
 (اللغة) منامی مفعول من الثامی وهو البعد والقلی البغض كما قال الله تبارک
 وتعالى فَنَاطِبُ الْبَغْضِ لَمْ يَطْفِ صَاوِدٌ هَاكِ مَرَّيْ وَمَا قُلْتُ اِي مَا ابغضك

والمتحول منقلب ومنمقل ویروی متعزل وهو الموضع الذی یعتزل فیہ
 (المعنی) اور زمین میں دور ہونے کا موقع ہے کریم کے لیے اذیت سے اور اُسنی میں
 میں اوس شخص کے لیے جو دشمنی سے خوف کرے بازشت کی جگہ ہے۔ حاصل یہ ہے کہ
 مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں تم میں ذلیل اور کمزور بنے رہوں اور تم سے تکلیفیں
 برداشت کروں اعلیٰ کہ زمین بہت وسیع ہے اوس میں اذیت سے بچ کر رہنے
 کے مقامات ہیں اور اوس میں اوس شخص کے لیے جو کسی کے دشمنی سے ڈرے
 جاے پناہ ہے۔

۴ لَمْ يَكُنْ مَا فِي الْأَرْضِ ضَيُّوعًا عَلَيْهِمْ
 سَرُّ رَاعِيًا أَوْ رَاهِبًا دَهُوًا يَعْقِلُ
 (اللقمة) العبر بالفتح الحية وقيل الدين ومنه لعمرك اسم من اسماء القسم و
 هو مرفوع بالابتداء خبره محذوف أي لعمرك قسمي والامرؤ الانسان او الرجل
 يعرب من مكانين تقول هذا امرؤ ورايت امرؤ او مررت بامرؤ (المعنی)
 تیری جان کی قسم نہیں ہے زمین میں تنگی اوس شخص کے لیے کہ جو چلے (کسی چیز کی طرف)
 رغبت کر کے یا (کسی بات سے) ڈر کے ایسی حالت میں کہ وہ صاحب عقل ہو۔ حاصل یہ
 ہے کہ اگر انسان عقلمند ہو اور سفر کرنا چاہے تو زمین وسیع ہے اوس میں تنگی اور
 ضیق نہیں ہے۔

۵ وَنِي دُونَكُمْ أَهْلُونَ سَيِّدُ عَمَلَسٍ
 وَأَنْ قَطُّ زُهْلُولٌ وَعَمْرَاءُ جَيَّالٌ
 (اللقمة) سيد بالكسر ذئب وجعد سيدان والعملس بفتح العين والمبسم

والآدم المشددة الذئب استحيث وقيل الذي فيه سواد وبياض وقيل غير ذلك
والآدم قط قريب من الكاغور وقيل ما فيه سواد يشوبه نقطا بياض والمراد به النمر
فانزحلول الاملس والعرقاء الضبع وجبال من اسماء الضبع ومنه للدش
صوابش من جبال (الاصغر) اور میرے لیے تمھارے علاوہ بہت سے اہل ہین ہیں
خبیث اور ابلق جیسے کہنے اور بچہ۔ مقصود یہ ہے کہ میں نے تمھاری ضرورت نہیں
بلکہ تمھارے عوض میں میرے مساویہ خوشی جانور میں جو جنگل میں رہتے ہیں میں
بشکون میں بسر کروں گا۔

لَهُمُ الْآخِلَةُ مُسْتَوْدَعٌ السِّرِّ ذَائِعٌ لَدَيْهِمْ وَلَا أَحْيَانِي بِمَا جَزَىٰ مُحَمَّدًا
وَيُرْوَى لَا مُسْتَوْدَعٌ السِّرِّ عَنْدهُمْ x يِقَاسُ وَلَا أَحْيَانِي بِمَا جَزَىٰ مُحَمَّدًا
وَاللَّفْظُ ذَائِعُ السِّرِّ اَنْتَشُرَ وَاجْبَاطُ الذِّبِّ وَاجْبَاطُ جَزَا ذِئْبٍ وَخَلْلُهُ تَوَلَّى نَصْرَهُ
وَالْمَعْنَى (وہی اہل ہین کہ و دیت رکھا ہوا راز دان کے پاس افشا نہیں ہوتا اور نہ کوئی
خطا کا رسیب اپنی خطا کے (وقت انتقام) بنے خاصہ پیر چڑا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے
..... کہ یہ درندے اہل ہین کے قاتل ہیں، اس لیے کہ تقصود اہل سے یہی ہوتا
ہے کہ جو راز اونسے کہا جائے وہ شایع نہ کریں اور خود سے ہاتھ نہ اٹھائیں یہ
اوصاف امین موجد ہیں امین سے ایک دوسرے کے راز کو ظاہر نہیں کرتا اور اگر
کوئی امین سے کسی شخص کو ستا رہے تو اس کے حریف کے مقابلہ میں ایک دوسرے
کو سر ہد کرتے ہیں۔ اور اس جانب بھی اشعار ہے کہ ہم ان درندوں سے بھی بدتر ہو

کہ تم میں یہ صفات موجود نہیں ہیں۔ اور رازداری و ماسات کی تعلیم بھی ہے۔

وَكُلُّ آيَةٍ بِأَسِيلٍ غَيْرِ آتِيَةٍ ۚ إِذَا عَرَضَتْ أُولَى الْأَعْرَافِ إِلَى الْبَيْتِ
 (اللغة) آیت کا یہ الکارہ الممتنع ومنہ قولہ تعالیٰ ابلیس ابی ای امتنع من السجود
 وَاَلْبَاسِلُ الشَّجَاعِ وَالْكُوبَةُ الْوَجْهِ وَعَرَضَتْ ظَهْرَتْ وَبَدَتْ وَالْأَوَّلُ مَوْثِقَةٌ
 الاول کا لاخری وَالْطَّرَائِدُ جَمْعٌ طَرِيدَةٌ وَهِيَ مَا طَرَدَتْ مِنْ صَيْدٍ اَوْ غَيْرِهِ
 والمراءد ههنا القرسان التي تُنظر (المعنى) اور ہر ایک ان میں سے ذلت بنے
 انکار کرنے والا اور بہادر ہے مگر میں جب شہسواران میدان میں جا کا پہلا گروہ ظاہر
 ہو تو سب سے زیادہ شجاع ہوں اور لفظ اولی کا فائدہ یہ کہ میں جنگ میں ہمیشہ سابق
 لوگوں کے ساتھ رہتا ہوں پیچھے رہنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

وَأَنْ مَدَّتِ الْأَيْدِي إِلَى الزَّوَادِ كَمَا كُنْتُ بِأَعْيُنِهِمْ إِذَا جَشَعُ الْقَوْمِ أَجْمَلُ
 (اللغة) آجشع شدید الحوص او من یاخذ نصيبه ويطمح في نصيب غيره
 (المعنى) اور اگر ٹرہیں ہاتھ (لوگوں کے) طعام کی طرف تو میں اور میں سب سے
 زائد جلد باز نہیں ہوں جبکہ حرص ترین قوم جلدی کرے مقصود یہ ہے کہ جبوقت
 میں حرص کی وجہ سے حرص لوگ کھانے میں تعجیل کرتے ہیں تو میں تعجیل نہیں کرتا بلکہ
 صبر کرتا ہوں اس لیے کہ میں حرص نہیں ہوں۔ اور اس میں اشارہ ہے اس امر کی جانب
 کہ انسان کو کسی امر میں تعجیل نہ کرنا چاہیے بلکہ صبر سے کام لینا چاہیے اور حرص کی مذمت ہے۔
 وَمَا ذَاكَ إِلَّا بَسْطَةٌ عَنْ تَقْصُّلٍ عَلَيْهِمْ وَكَانَ الْأَفْضَلُ لِمَنْ تَقْصَلُ

(اللقبة) البسطة السعة ومنه قوله تعالى وزادها بسطة في العلم والجسم اي معن
 والتفضل الطول والاحسان (المعنى) اور یہ صفات مجہدین میں پائے جاتے
 مگر یہ سب میری رواداری کے جو کہ میرے خدائے احسان سے پیدا ہے اور بفضل
 وہی سے جو احسان اور بخشش کرنا والا ہو۔ اور معنی بیت کے یہ ہیں کہ جن صفات
 کو میں نے اپنے نفس سے دور کیا ہے اور ان کے ارتکاب کے واسطے کوئی مانع نہیں
 ہے سوا تفضل و احسان کے ورنہ میں تحصیل مباحات کے طریقوں سے عاجز نہیں ہوتا
 وَإِنِّي لَكَاثِرِي فَقَدْ مَن لِّكَرِجَاذِيَا ق
 ثَلَاثَةُ أَهْجَابٍ تُؤَادُ مُشْتَعٍ
 وَابْنُ عَرِضْلِيَّتٍ وَصَفْرَاءُ عَيْطَلٍ

۱۰

۱۱

(اللقبة) التعلل بالشيء التشاغل وقيل الاكتفاد به من غير رضى والمتعلل هو ما
 يجتري ويتعلل به وللشيع المقلد الشجاع كانه في شيعته ولا اصلية للشيعة
 الضيق الماضى ويحتمل ان يكون بمعنى المصلد اي اللجر عن غزوة والصفراء
 اسم للقوس كما قال الجوهري وقال غيره قوس من نبع والعيطل القوة يقال امرأة
 عيطل اذا كانت نامية۔ و يروى في المصراع الثاني مقام بنعمى مجسنى (المعنى)
 اور یقین جاتو کہ مجھے اوس شخص (کی مدد) سے بے پروا کر دیا ہے کہ جو جزائے نیک
 کو پسند نہیں کرتا اور اسکی صحبت سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی تین ساتھیوں نے دل
 کہ جو بہادر ہے اور چمکدار تلوار جو صیقل دار اور کاٹنے والی ہے اور کمان لے کر جو مضبوط
 ہے اور ناقص نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو نیکی کا بڑا پسند

کے ساتھ دے یا جسکی معاشرت سے کوئی قلیل خاندان ملے لہذا مجھے صرف اپنی ذات پر بھروسہ ہے جسکے ہمراہ یہ تین چیزیں ہیں میرا دل اور میری تلوار اور میری کمان
 هَتُوفٌ مِنَ الْمَلِيسِ الْمُنُونِ يَزِيْنُهَا رِصَالُ قَدْ نِيَطَتْ إِلَيْهَا وَحِصْلُ
 (اللفظ) ہتوف صائح و الملس جمع املس و هو صيحه الظهر و المتون الظهور
 و مرادہ ان قوسہ متحدہ من شجوة لم تفسد اعضاها و الرصائع جمع رصيع و
 ہے کل حلقة مستديرة في سيف او سرج او قوس او غيرها تعلق عليها
 للزينة و نيطت علفت و حمل كمنبر علاقة السيف و القوس وغيرها (اللفظ)
 (وہ کمان ایسی ہے جو) آواز دینے والی ہے اور شاخون سے بنی ہوئی ہے جسکی
 پٹین درست و تام ہیں کہ زینت دیتے ہیں اور کمان کو چھلے جو اس میں لٹکا
 دیے گئے ہیں اور اسکے ڈور سے جو اس میں قائم مقام پر تلے گئے ہیں۔ حاصل یہ ہے
 کہ کمان کی تعریف کرتا ہے کہ جب اس میں سے تیر نکلتا ہے تو وہ آواز دیتی ہے
 اور وہ ثابوت شاخون سے بنائی گئی ہے اور وہ چھلے جو اس میں لٹکے ہوئے
 ہیں اور ڈور سے اسکی زینت کو دو بالا کیے دیتے ہیں۔

إِذَا نَالَ عَمَّا السَّهْمُ أَنْتَ كَانَتْهَا مُوَدَّةٌ تَكَلَّى كَرِيْهُ وَهُوْلُ
 (اللفظ) نال سہما اذا خرج من الوتر ومنه يقال قوس زلاخاى ينال السهم
 عمنابہ سے خارجہ ان ابتداء قوسہ والمراد هنا صوت و یروی حنت و الحنین
 صوت الطرب عن حزن و فزع و منه الحانة للقوس و المصونة منها والمراد

مغولہ من الرزقۃ ای المصیۃ والمراد بہا التي نسا دھا الرزایا والشکی للتمان
صیبہا اولدھا ویروی عیلى وهي المسرعة وترق تصیح یقال رقت القوس ای
صوتت وتقول تصیح بالیکاء والحزن یقال اعولت القوس ای صاحت! والبيت
کانه تفسیر للموتف امنه کوی فی البيت السابق (المعنی) حبس نکلتا ہے اوس
کمان سے نیز نو وہ آواز دیتی ہے گویا دوسرے مصیبت زد و پسر مرد ہے کہ آواز بلند
کرتی ہے اور روتی ہے۔

وَلَسْتُ بِمُهَيَّيْفٍ يُنْشِئُ سَوَامَهُ
مُجْدَعَةً سُقْبَانَهَا وَهِيَ بُهْلٌ
واللغة المهياف سريع العطش والتوام كالسائمة الابل الراعية ومجدعة
التي قطعت اذانها والاشبه ان المراد هنا سائمة الغداء ویروی مجدعة
یا لذل المعجزة المحبوسة من جنح الذابة کمع حبسها علی غیر علف والسقبان
جمع السقب وهو ولد الناقة او سامة بولد خاص بالذكور ولا یقال لها سقبة
والبهل جمع باهل ناقة لا صرام علیہا وهو ما یشد به ضرع الناقة (المعنی)
اور میں اوس (چرواہے) کے مثل نہیں ہوں کہ جیسو اونٹوں کے در لیجانے کے
سبب سے) پیاس لگ آتی ہو (اسوجہ سے) وہ ناتون کو (قریبی سبب جہوں پر) کہ
شام کو لائے اس حالت میں کہ اون ناتون کے بچے مانوس غذا کھاتے ہوں
(اس وجہ سے) لاغر ناتوان ہو گئے ہوں (بلکہ میرے ناتون کے تھن بند سے
پرست نہیں رہتے) بس بچہ اونکے دودھ پینی کی وجہ سے فریہ رستہ ہیں (حال میں)

ہے کہ میں جفاکش ہوں اور اپنے گلہ کو دور دور مقامات پر چرانے کے لیے لیجا تا ہوں اور سرعت تشنگی کا خوف بنین کرنا اور مثل اوس چرواہے کے بنین ہوں کہ جسکو دور جانے کے سبب سے جلد پیاس لگتی ہو اور وہ نزدیک مقامات پر اپنے نانوں کو چرا لانا ہو ایسی حالت میں کہ اوسکے اونٹوں کے بچے لاغر ہو گئے ہیں اسیلئے کہ وہ قانون کے عین یا غصہ دیتا ہے تاکہ اونکا دودھ وہ بچے نہ پی سکیں بلکہ وہ خود پی لے اور میرے قانون کے عین بندھتے بنین ہن پس بچے اُنکے اُنھین کا دودھ پنے کے قوت پوہین

وَلَا جَبَّاءُ أَكْثَرُ مَرِيَّةٍ لِّعِزِّ سِيَةٍ . يُطَالِعُهَا فِي أَمْرٍ كَيْفَ يَفْعَلُ

و پرویی بطالعہا فی شانہ کیف یفعل (اللغة) الجبیا کسکر الجبان والاکھے الاجبر

الکدر الاخلاق الذی لا حیر فیہ والحبان الضعیف والمرت الملانم والعس بالکسرا امرأة الرجل ویطالع یتظہر المعنی اور نہ میں ایسا بزدل کمزور اور بد اخلاق ہوں کہ اپنی زوجہ کے پاس بیٹھا رہے اور اس سے اُٹھنا چاہے اپنے امر کے بارے میں کہ کیا کر سے مقصود یہ ہے کہ میں ضعیف اور عاجز اور کمزور رہے والا نہیں ہوں کہ جنگ میں نہ جاؤں اور گھر میں بیٹھا رہوں اور بسبب اپنی ہوشیاری کے اپنی زوجہ سے ہر امر میں مشورہ لوں بلکہ میں بہادر اور ہوشیار ہوں۔ اور اس اثر میں اسکی تعلیم ہے کہ مشاورت نسا مذموم ہے و ہذا مادہ علیہ الآثار والاخبار۔

وَلَا تَحْرِقْ هَيْقَ كَانَ تَوَادًا . يَظِلُّ بِهِ الْكُفَاءُ لَيْسَ لَوْ وَتَسْقِلُ

(اللغة) الترق ککتف الاحمق او من لا یحسن الصنعة وقیل الذی لا یحسن العمل

بالصقۃ الطویل وقیل صغیر الواس وقال الذخیری انه الظلیم
یرید لست بالظلیم فی نفوذه عند حدوث مروع والکماء کذا رطابہ
بذلك لانه یملأ یصوت ویصغر فالكماء الصغیر ومنه قوله وما کان
صلوتم ماءً مقبلاً وقصدیة ای صغیراً وتصفیقا (المعنی) اور نہ میں وہ
خائف ہوں کہ لاغر و دراز قد ہو کہ گویا بدل اور کا ایسا ہو کہ اس کے ساتھ مکا
طائر بلند و پست ہوتا ہو یعنی دل اور کا ایسا مضطرب ہو کہ وہ گویا جناح طائر
میں گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ طائر اڑتا ہے اور مقصود یہ ہے کہ میں ثابت
القلب اور مطمئن ہوں کہ میرا دل ٹھہرا ہوا ہے۔

وَلَا خَالِفَ دَارِكِيَّةٍ مَتَعَزِّلٍ يَرْوُحُ وَيَعْزُدُ وَدَاهِنًا يَتَكَلَّمُ
واللغة الخالف الذي لا منفرقة وقيل الفاسد للتخلف عن الغزو والد آية
اللازم لداره ويحتمل ان يكون انداى بمعنى اعطاك لان العطار ليس من دج عطر
فيصير بمنزلة المتعطر فاراد اني لست ممن ينتشغل بتطليب بدنه وتوابعه
او يكسب من طيب حليته هكذا قال الذخيري والمتغزل الحادث للنساء
والمراد لهن (المعنی) اور نہ میں بے نفع شخص ہوں مگر میں بیٹھنے والا کہ جو
محورتوں سے باتیں کیا کرے اور وہ صبح و شام کرے تیل لے ہوئے ایسی
حالت میں کہ کاٹل لگا یا کرتا ہو۔

وَلَسْتُ بِقَلْبٍ شَرِيءٍ قَبْلَ خَيْرِهِ
أَلَفَ إِذَا مَا دُعِيَتْهُ أَهْتَا جَ أَغْرَبُ

ویروی و لست یعل شریہ دون خیرہ (اللفظ) اقل الرجل المسن الخیف لای
 العاجز الذی لا غناء عنده فی حرب ولا ضیف واما یلتف وینام ویرحہ
 افزعتہ و آہتاج ثار و آلا عزل من کسلاح معہ و هو خیر مبتدأ محذوف
 ای و هو اعزل (المعنی) اور نہیں ہوں میں کز درہ الاغر کہ جسکی بدی نیکی کے پ
 ہو اور جو کامل و مست اور ایسا بزدل ہو کہ جب تو اسکو ڈرائے تو وہ اپنے
 نتے پن کی حالت میں مضطرب ہو کے رہ جائے۔ اور دون خیرہ کی صورت میں معنی
 یہ ہیں کہ میں اس کز و شخص کی طرح نہیں ہوں جسکی بدی اسکی نیکی کے پاس
 سے ہٹتی نہ لو لہذا وہ نیکی بھی کرتا ہے تو بدی ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔

وَلَسْتُ بِمُحْجِبٍ لِلظَّالِمِ إِذَا نَحَّشْتُ هُدًى الْهُوْجِلِ الْعَسِيفِ بَهَاءِ هُوْجِلِ
 (اللفظ) المحیار المتحیر و انتحت اعترضت و فی نسخة اخری تحت یصف
 قصدت و اهدی بمعنی الهدایۃ یدکو و یونت و الهوجل الرجل الطویل
 الذی فیہ تسرع و جمق و العسیف الاخذ علی غیر الطريق من عسف
 عن الطريق مال و عدل او خبطہ علی غیر ہدایۃ و الیہما الفلادۃ التوال
 یہتدی فیہا للطریق و لا یستطیع المار فیہا دفع تحیرہ بہا و الهوجل
 اخر الفلادۃ التی لا اعلام بہا (المعنی) اور نہیں ہوں میں متحیر ہونے والا
 تاریکی میں جبکہ قصد کرے مرد متحیر و گم کردہ راہ کی ہدایت کا چٹیل میدان میں
 میں میل اور نشان نہیں ہیں قصد ہیت کی نسبت یہماء کی طرف مجاز عقلی ہے جیسے

نام لیل الموعیل اور مقصود یہ ہے کہ جب جھیل صاف ہو لٹاک چکل میں راستہ بھولا ہوا
شخص رہبری کی فکر میں سرگردان ہو تو بین ہدایت سے منحرف نہیں ہوتا۔ اور دوسرے
سنٹی یہ ہیں کہ جو وقت پیش آجائے رہبری احمق سرگردان کے سامنے میدان بے نشان
ہو جائے اور راستہ پانے کے درمیان میں حائل ہو جائے کہ اوں کو برا
مٹا نہ توڑیں ایسے وقت میں راستہ نہیں بھولتا۔

۲۰
إِذَا الْكَافِرُ الضَّوَّانُ لَا يَقْنُتُ مَكَامِي تَطَايَرُ مِنْهُ قَائِحٌ وَمَقْلَكٌ
واللغة الضَّوَّانُ من المعز محركة الضلالة والمزاد هذا المكان الصليب الكثير
المسوى والضَّوَّانُ ضرب من الحجاد توشد يده والمراد ذو الضَّوَّانِ والمناسم
جمع منسم كجلس الحنف وأصلها البغدير فاستعارها لنفسه والقائح من
فكهم الزملاى أخرج النار منه وللقلل المكبر (المعنى) جب سخت اور شدید پتھروں
والی زمین میرے پاؤں پر ملتی ہے تو اڑتے ہیں اوس سے چنگار یا ان اڑتے
سے شکر نریسے مقصود یہ ہے کہ اتنے سخت پاؤں ہو گئے ہیں کہ وہ پتھروں کے
ٹکڑے اڑا دیتے ہیں اور انکی ملاقات سے پتھروں سے آگ نکلتی ہے۔

۲۱
أَوْجِمُ مِثَالُ الْجُرُجِ مِثْلُ أُمَيْتَةٍ وَأَضْرِبُ عَنْهُ الذِّكْرَ صَفْحًا فَأَذْهَلُ
واللغة الطال المماثلة وهي امتداد المدة وضربت عنه صفحاى أعرضت
عنه وتركته كما فى القرآن انضرب عنك الذکر صفحا وأذهل أى السنى غفل
(المعنى) میں برقرار رکھتا ہوں مٹانے کو بھیجک کے بیان تک کہ مردہ اردیا ہوں

اوستہ اور اعراض کرنا ہوں اور اسکی یاد سے پس بھول جانا ہوں۔

۲۲

وَأَسْتَقْتُ تُؤَيِّدُ الْأَرْضَ كَيْ لَا يَتَدَاكُلَ الْخَلْقُ مِنَ الطُّولِ أَمْزُؤُ مُسْطَوِلٌ

(اللفظ) اَسْتَقْتُ اکل السقوف وَالْأَرْضُ التراب وَتَمَيُّدُهُ راجع الی امر و

وَالطُّولُ المَدَّ (المعنی) اور میں کھاتا ہوں مٹی زمین کی تاکہ نہ پسند کیے میرے

اوپر اپنے احسان کو کوئی شخص بخشش کرے والا۔ مقصود یہ ہے کہ میں غیرت دار

اور یامیت ہوں کہ جب بھوکا ہوتا ہوں تو خاک پھاک کے بسر کر لیتا ہوں تاکہ

کسی شخص کو اطلاع نہ ہو کہ وہ مجھ پر کچھ بخشش کرے اور میں اس کا احسان مند ہوں

وَلَوْ لَا اجْتِنَابُ الذَّامِ لَمْ يُلَفَّ مَشْرَبٌ يَعَاشِرُ إِلَّا لَدَيْهِ وَمَكَانٌ

(اللفظ) الذَّامُ العیب وَالذَّمُّ وَتِلَفٌ یوجد (المعنی) اور اگر نہ ہوتا (سرا) پتھر

کرنا محبوب کاموں سے تو نہ پایا جاتا کوئی سیرابی کا مقام کہ جس سے زندگی بسر

کی جائے اور نہ کوئی کھانے کا محل مگر میرے پاس۔

شعر سابق میں جب اپنے فقر و فاقہ کا اظہار کیا تو اس سے توہم ہو سکتا تھا کہ

یطلب لَدَقَّ سے مجھ کو وجہ ہے تو اس توہم کو اس شعر سے دفع کیا اور اس کو علم کے

معافی و بیانِ ثنیم سے تعبیر کرتے ہیں اور اوہ کی مثال یہ آیت ہے وَاللَّهِ الْمَالُ

عَلَيْهِ حَتَّى آتَى الْمَالُ سَے توہم ہوتا تھا کہ او کو ضرورت نہ ہوگی مال کی اس اشتباہ

کو دفع کیا علیحدہ سے اس حاصل یہ ہے کہ میں عیب و مذمت سے بچتا ہوں اسوجہ

سے فقیر و مفلس دکھائی دیتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو میرے پاس ماکل و مشرب

۲۳

مین سے ہر چیز کی فراوانی پائی جاتی۔

وَلَكِنَّ نَفْسِي مَحْرُومَةٌ لَا تَقْلِيْلُ فِيَّ عَلَى الدَّامِ الْكَارِثِيْمَا أَصْحَوَلْ

۲۴

(اللغة) الدَّامُ العیب والذم ویروی الضیم وهو الظلم والریث القدر یقال

ما یلبث الا دیشما کذا ای قدرہ (المعنی) اور لیکن میرا نفس شریف ہے کہ میں

تمام رکھتا ہوں عیب و مذمت پر مگر اتنی دیر کہ میں اس سے ہٹ جاؤں۔

وَأَطْوَى عَلَى الْجَمْعِ الْهَوَايَا كَمَا لَطَوَتْ خِيُوْطَةُ مَآرِي تَفَادُ وَتُقْتَلُ

۲۵

(اللغة) أَطْوَى ای الف وَاَلْجَمْعُ مضموم البطن وبالفتح الجمع والخوایا جمع

حویہ ما تحوی فی البطن من الابعاء والخیوط جمع الخیط والهاء لتانیث الجمع

کقولہم حجادۃ والمادی ویتل مادی بالزاء المعجۃ مرہل یجید القتل وتعار

تتحکم من اغار الحیل ای شد قتلہ (المعنی) اور میں لپٹتا ہوں بھوک کے اوپر

امار کو جس طرح لپٹتے ہیں مانگے مارنے کے جو مضبوط کیے گئے ہوں اور بٹے گئے

ہوں حاصل کلام یہ ہے کہ میں بھوک پر صبر کرتا ہوں اور آنتوں کی یہ حالت ہوتی

ہے کہ وہ اس طرح لپٹتی ہیں جیسے تاکا جب مضبوط بٹا جائے تو اس کے مار لپٹ جاتے ہیں۔

وَأَشْدُّ وَعَلَى الْقُوَّةِ الزَّهِيْدُ كَمَا عَزَا أَزَلْ نَهَادَا أَوَّ الشَّنَائِفُ أَطْعَلْ

۲۶

ویروی واعدو علی القوت الزہید کما عدا (اللغة) القوت المسکة من

الرزق والزہید القلیل والآزل الذنب الخفیف الجسم ونہادۃ من

المعدیۃ ومشتاہ انہ کما سخرج من تنفۃ دجل فی اخری والشنائف

لہ ایک شخص کا نام ہے جو ہمدی کہتے ہیں شنائف

جمع تنوذه المغازاة والا رهن الواسعة البعيدة الاطراف او القلادة لاماءها
ولا انيس ولا تحمل من الطميلة بالضم لون بين الغبرة والسواديبيا
قليل وهو لون الذئب (المعنى) اورينج کرتا ہوں قوت قليل چرس طح مسج
کرے وہ بھیڑ یا جسے ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہوں جنگلی را ایک جنگل
دوسرے جنگل کی طرف بطور تحفہ کے اوس بھیڑیہ کو پیش کرتا ہے اور جو
خاکستری رنگ کا ہو۔ حاصل یہ ہے کہ مین قہوڑے ہی سے رزق پر قناعت
کرتا ہوں اور مین قلیل پر قناعت اور سرعت سیر میں اس بھیڑیہ کے مثل
ہوں جو ایک جنگل سے دوسرے جنگل میں پھرا کرتا ہے۔

۲۷ عَدَاوًا وَيَا بُعَا رَهْنُ الرِّيحِ هَافِيًا يَخْوَتُ يَا ذُنَابِ الشَّعَابِ لَيْسِلُ
(اللغة) الطاوى الجائع وخالى البطن ويعارض من عارضه اى سارحياله
وهافى من هفاى اسرع او جاع ويخوت من خات البازى انقض على
الصيد والمراد انه لسمع لعدوه صوت انقضاض العقاب وقبل
يخوت بمعنى يخطف والا ذناب الا واخر والشعاب جمع شعاب بالكسر
في الجبل ومسيل للماء في بطن ارض وتيسل يضطرب في عدو (المعنى)
وہ ایسا بھیڑ یا ہے کہ صبح کی ہے اُس نے گرسنہ کہ وہ مقابلہ کرتا ہے ہوا کا تیز
روى مین ایسی حالت مین کہ وہ جھپٹتا ہے ٹکڑوں پر گھما ٹیوں کے اور جھپٹنی
کے ساتھ چلتا ہے۔ محصل یہ ہے کہ وہ بھیڑ یا اتنا تیز رفتار ہے کہ ہوا سے

اسہا سے مقابلہ کرتا ہے اور اسکی گھاٹیوں میں چلنے سے ایسی آواز آتی ہے جیسے
عقاب کے شکار پر ٹوٹنے میں آواز آتی ہے اور وہ اپنی رفتار میں مضطرب ہوتا
ہے۔ واضح رہے کہ یہ اضطراب مشی ڈب کے خاص سے ہے بلکہ بھیرے کو
ڈب اسی وجہ سے کہتے ہیں لائنہ یثنا اب ای مضطرب فی مشیہ۔

۲۸ قُلْنَا نَوَاهُ الْقَوْتُ مِنْ حَدِيثِ امِّهِ دَعَا فَاجَابَتْهُ نَفْسًا تَزِيدُ مُحَلًّا
(اللغة) کوہ ای داخہ یقال لویت الرجل عن حاجته لیا ولینا اذا صرفته عنهما
وامہ قصده ومنه قوله نعم امین البیت الحرام ای فاصلہ والنظائر الامثال
یرید ذما بایشبہ بعضہا بعضا والخل القوام للہا ذیل (المعنی) پس جبکہ اس
کو ٹالارزق نے جس طرف سے کہ اُسے قصد کیا تھا تو وہ پکارا پس جواب دیا
اسکی آواز کا ویسے ہی بھیرے میں نے کہ جولاغر جسم و سفیر رنگ تھے مقصود یہ ہے
کہ اوس بھیرے کا وصف کرتا ہے کہ جب وہ بھیرے یا تمام طرف طوام و مزید
چکا اور کہیں نہ ملا تو اسے آواز دی اور اسکی آواز پر بہت سے اوی طرح کے
بھیرے جولاغر تھے اس کے پاس جمع ہو گئے۔

۲۹ مَهْلِكَةُ شَيْبِ الْوَجْهِ كَأَنْهِيَ قَدَاحٌ يَكْفَى بِأَسِيرٍ تَقْلُقَلْ
و فی نسخہ مہلکۃ شیب کان وجہہا (اللغة) مہلکۃ سر قیقۃ اللحم
یقال دہل الشوب ای ارق شیخ ومنہ سنی المہلکۃ الشاعر مہلکۃ
لانہ اول من ارق الشعر والهاء الثانیۃ زائدۃ واصلہ من الجلال

ای رقیقہ کا نہا اہلہ لڑکتھا و منہ اول الشیب البیض و اعتماد جمع قلع دھو
 السہم قبل ان یراش و یرکب علیہ نصلہ و الیاسر للقامہ بالازلام و متقلقل
 ای تحوّل (المعنی) وہ بھیڑیے ایسے ہیں جو لاغر ہیں اور چرتے جتنے سفید ہیں
 کہ گویا وہ تیرہ تیرہ جو دونوں ہاتھوں میں قمار باز کے مضطرب ہوتے ہیں بھیڑیوں
 کی لاغری اور حرکت میں تیروں سے مثال دی ہے۔

۳۰

أَوِ الْخَشْمِ لِمَنْ حَمَلَ دَبْرَهُ قَحَائِلُ أَسْبَاهُ سَكَامٍ مُعَسِّلٍ
 (اللفظ) الخشم جمع خشم الخمل والزناбір واحدہ بهاء و حمت حرك
 والزناбір ایضا جماعة الخمل والزناбір والمحابض جمع محض ہی قضبان استخرج
 بها العسل و یطرد بها الزناбір و آرساھن اشتھن و فی نسخة ارساھن
 یعنی انزلھن و السامی المرتفع لطلب العسل و للعسل الذی استخرج اصل
 (المعنی) یا شہد کی کہ بیان جو اڑا دی گئی میں کہ حرکت دی ہے اوں کی
 جماعت کو اوں لکڑیوں نے کہ جنکو قائم کیا ہے بلند ہونے والے شخص نے جو شہد
 نکالنے والا ہے۔ یہ عطف ہے قلاح یکے یا سر متقلقل پر اور محصل یہ ہے کہ بھیڑیے
 ایسے تھے کہ جیسے تیرہ تیرہ یوں یا جیسے شہد کی کہ بیان جنکو چھتے سے اونکے اڑا
 دیا گیا ہے کہ اونکے جتنے کو مضطرب کر دیا ہے اوں لکڑیوں نے جنکو ایسے شخص
 نے اٹھایا ہے جو کسی چیز پر بلند ہوا ہے شہد نکالنے کے لیے تو پہلے تشبیہ لاغری
 و تحوّل میں دی گئی تھی اور دوسری صرف اضطراب اور نالہ و صیحہ میں تشبیہ

ہی ہے کہ سب پر شہد کی کھیاں جب اپنے پتے سے اڑا دی جاتی ہیں تو بہنستان
 بین اور آواز بلند کرتی ہیں اور مضطرب ہوتی ہیں اسی طرح مجتمع ہو کے یہ
 بھیڑیے جھنجھے اور شور کرتے ہیں۔

شَقُوقُ الصَّيْبِ كَالِإِنِّاءِ وَلَيْسَ
 كَقَرْقَرَةِ قَرْوَةٍ بَلَّغَتْ شِدَّةَ قَرْوَتِهَا

۳۱

(الانثاء) القومۃ النورۃ انشد ان . من المہرۃ للاسد والفؤاد جبع
 افوۃ والمؤث غرھا واسیع الفؤاد من تخرج اسنانہ من الشفتین مع طولھا
 والکد فی جمع شدق بالکسر وفتح جانب الفؤاد والکاحات العبوسات
 الشدیدات من کل کلمع کلو حاکث کثر فی عبوس ولبس جمع باسل کریدۃ
 المعنی (ایسے بھیڑیے) جنکے دلہانے پھیلے ہوئے ہیں اور مونہ بڑے ہیں
 کیا یا چھیدیں اور لی شکاف لکڑیوں کے ہیں اور وہ بھیڑیے ترش رو کر منظر میں
 قَصَّحَ وَصَحَّتْ بِالْبَرَّاحِ کَاثَمَہَا
 وَأَيَّاهُ لَوْحٌ قَوْفٌ عَلَیْہِ تَحَلُّلٌ

۳۲

اور وی اذا حیضت بالبراح کاٹھا (اللغة) فتح صاح والبراح کجواب
 التسمی من الامر فی لا یدع بیا ولا شیء وایا لا مقصوب معطوف علی التکید
 فی کانیا والنوح النساء التواضع والعلیا البقعة المرتفعة والتحلل کما
 تحلل وحی التفاقدة للزوج او الولد (المعنی) پس آواز بلند کی اوس بھیڑیے
 نے اور آواز بلند کی اوس سب سے چٹیل میدان میں گویا وہ سب بھیڑیے اور وہ
 بھیڑیا نوحہ کرنے والی عورتیں تھیں بلند جگہ پر جو سپر کم کردہ ہوں۔ حاصل یہی

اس مضمون کی طرف کہ مرگ ابنہ و جتنے وارد اور حدیث میں ہے کہ البلیۃ
ذاعتت طابت۔

بَلَّيْتُكَ وَشَكَتُ ثُمَّ أَرْعَوِي بَقْدًا وَآيَةً

۳۴

(اللغة) ارعوی مرجع والشکوۃ لشکایتہ (المعنی) شکایت کی اس نے ہر شکایت
کی اون سب سے بہتر اور وہ بھڑیے کہانے ہو کے رو گئے اور اگر شکایت نفع نہ دے
تو یقیناً امیر بہتر ہے مقصود یہ ہے کہ پہلے وہ سب چنیے اور اپنی زبان میں گویا
اور انھوں نے شکایت اپنی تکلیف کی کی لیکن جب استفادہ و فائدہ سے کوئی
نتیجہ نہ نکلا تو آخر چپ ہوئے اور جب شکایت نفع نہ دے تو صبر ہی عمدہ چیز ہے
اور اس سے اشارہ ہے اس طرف کہ انسان کو مصیبتوں میں نالہ و فریاد نہ کرنا
چاہیے بلکہ ضبط و صبر سے کام لینا چاہیے۔

وَفَاءٌ وَفَاءَتْ بَادِرَاتٌ وَكُلُّهَا

۳۵

(اللغة) فاء وفاءت ای مرجع و رجعت و بادرات ای منکات و من ہذا سہمی

القمر لیلۃ اربعۃ عشر بدایا نہ یبادر الشمس بطلوعہ و بدوی بادیات

و النکظ اسجوع الشدید و المجمل ای یواصل صاحبہ بالجمل (المعنی)

اور پلٹا وہ بھڑیا اور پلٹے وہ سب تیزی کے ساتھ ایسی حالت میں کہ وہ

سبب اندر جو دس بھوک کے جسکو ہر ایک چھپائے ہوئے تھا ایک دوسرے

پاستان پیش آنے والا تھا۔ حال یہ کہ انھوں نے جب کوشش کی تحصیل طعام

مین اور کہین سے میسر نہ آیا تو پلٹے دوڑتے ہوئے مگر ہر ایک سخت مہربان
کے بارگاہِ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرتا تھا اور اشعار سے اس امر کی طرف
کہ شخص پر جتنی بھی مصیبتیں اور سختیاں پڑیں ہمدردی سے اپنے بھائیوں کی
غافل نہ ہونا چاہیے۔

وَقَشْرُوهُ اساری لفظاً لکن بعد ما سَرَتْ قَرِيباً اَحْشَانَهَا تَتَصَلَّصُ
(اللفظ الاسار جمع سور وهو البقية في الاناء بعد الشرب ومنه الحديث
اذا شربتم فاساروا اي ابقوا والقطا طائر معروف اسمع الطيور واداد الكدر
المتعبون جمع كدر بفتح الاو وكسر الثاني وسرت اي سارت عامة الدليل
والقرب سنو الليل لوردة العدا والاحشاء جمع الحشاما في البطن ويروى
احشائها اي جوانبها الواحد حق وتصلصل اي تضطوث (المعنى) اور
پیشے میں میرے اولش کو قحطاً خاکستری رنگ کے بعد اسکے کہ وہ چل چکے ہیں شیشہ
کہ امعاءونکے آواز دیتے ہوئے ہیں مطلب یہ ہے کہ میں اتنا تیز روا اور سریع ہوں
ہوں کہ قحطاً کسریا سے ہوں اور اتنے پیاسے کہ احشائونکے بسبب خشکی کے
آواز بھی ہوا اور شب بھر وہ پانی ہی کی تلاش میں چلے ہوں اور چشمہ ہی پر وارد
ہونے کے لیے اونھوں نے شبِ روی کی ہے لیکن باوجود اسکے میں اُن سے
پہلے چشمہ پر پہنچ کے سیراب ہوتا ہوں کہ جب میں پی چکنا ہوں تو وہ پہنچتے
میں اور میرے چھوٹے سے وہ سیراب ہوتے ہیں پیچھے سبقت نہیں پاسکتے۔

فَمَنْتَ وَفَمَنْتَ رَأَيْتَ زَاوَاكَ سَدَّتْ وَشَمْرِيَّةً فَاِسْرَاطُ مَسْقَلِ

اللقمہ قسمت ای عزمت وابتدایا ای استبقنا و استندلت یقال اسدل
توبہ ای ارخاہ و یبذل المعنی اسئل الشاعری ارخت جناحما فذہبہ جبرہا
وفی رواۃ و بقوت و شمرای صفت و قیل مترجذا و مفتلا و الفاعل اللقمہ
والا تھل المنقذم فی الخیراد من لا یجذبہ العذل و بل یكون علیہ محملہ من امرہ
المخبر میں نے نصہ کیا اور اُن تظانے بھی قصد کیا اور ہم نے ایک دوسرے
کے آگے جانا چاہا اور وہ قضا پر و ن کو ڈال کے رہ گئے اور سبک سیری کی
بجہ سے ایک سابق شخص نے جو باطینان چلنے والا ہے یعنی میں نے شاعر تقویہ
کھینچتا ہے اپنے اور قضا کی ہمرقاری اور سابقہ کی کہ میں نے بھی چشمہ کا رخ
نہ اور قضا بھی چشمہ کی طرف متوجہ ہوئے لیکن میں آگے بڑھ گیا اور قضا تنگ کے
پیچھے رہ گئے۔ مصرع آخر میں صنعت خبرید ہے مفصود اپنی صفت ہے کہ میں فاطمہ
ستہل ہوں لیکن اوسمیں اتنا اظہار سابقہ کیا کہ کہد یا شمر مثنی فاسرط مستہل
یعنی مجھ میں سبقت اور تقدم اتنا بڑھا کہ مجھ سے متصرع ہو کے ایک اور فارط
ستہل آگے اُن سب کے نکل گیا۔

يُبَاشِرُهُ مِنْهَا ذُتُونٌ وَخَوَصَلْ ذُلَيْتٌ هَاؤُنِي نَكَبُو لَعْنَتِي

اللقمہ نكبو ای تسقط والعصر بالضم موزع اسوص او مقام الساقی منہ و
نمرہ ای بلا مسہ والذ ذون جمع ذقن بالنحر یاو یعنی اللجین من اسفلہا

۳۷

الشعر بالمش
و بالحق
و الباقی
و قدر ای
بعض تقدر
المری برون
خذ الزاوی
فی خبر فی الشعر
نقد قال حضرت
و الشعر کلیم
و جود الشعر
و غنیہ
و بالحق و لا
بالتأقیف

خبر سید

۱۶/۴/۱۵۵

۳۸

والمحصل أسفل البطن الى العانة من كل شئ (المعنى) پس میں پٹا اُن
 قسط کی طرف سے ایسی حالت میں کہ وہ گرے پڑتے تھے موخر چشمہ کے اوپر کہ
 ملتے تھے اوس موخر چشمہ سے اونکی ٹھڈیاں اور سیدھ۔ حاصل تھیں کہ میں قسط کے
 اتنے قبل چشمہ پر پہنچا کہ میں پانی پی کے فارع ہو گیا اور پٹا اور سوت وہ موخر
 حوض پر پہنچے تھے اور بسبب تھکن یا بیتابی یا تعجل کے سینوں اور ٹھڈیوں کے
 بھل گئے ہوئے ڈکڑ گا کے پانی پیتے تھے۔

۳۹ کَانَ وَعَاَهَا جَجْرَتِيَّةً وَحَوْلَهُ أَصَاوِمٌ مِّنْ سَفَرِ الْقِبَاثِلِ نُزُلٌ
 (اللغة) الوعا الصوت ججرتية ای جانبی القدير والأصاوم جمع اصمامة
 جماعات القوم ينضم بعضها الى بعض والسفر المسافرون يقال قوم سفرا
 ذوو سفر والنزل جمع نازل (المعنى) گویا آواز اُن قسط کی دو طرف اور گرد
 اوس چشمہ کے آواز ہے جماعتوں کی مسافروں قبائل کے جنھوں نے پڑاؤ کیا ہو
 یعنی وہ اس طرح پیچ پکار رہے تھے اور اس طرح اونکی آواز گونجی ہوئی تھی جیسے
 مسافروں قبیلہ جب کسی منزل پر وارد ہوتے ہیں تو ان کے شور و غل کی آوازیں بلند
 ہوتی ہیں۔

۴۰ تَوَافَيْنِ مِّنْ شَيْءٍ إِلَيْهِ فَضَمَّهَا كَمَا ضَمَّ آذَوَادَ الْأَصَارِيمِ مَتَّحًا
 (اللغة) توافین ای اجتماع من شئ ای من مواضع متفرقة وضمها ای
 جمعها والآذواد جمع ذود من الآیل ما بین الثالثة الى الصغرة والأصاریم

جمع ضمیم بالکسر الفتح من الابل و اضافة الاذ واد الی الاصار یوم من قسیر
 اضافة الشئ الی نفسه (المعنی) جمع ہوئے ہیں یہ قطا متفرق مقامات سے
 اس نہر پر پس شامل ہو گئی وہ نہر اذ کو حسب طرح جمع کر لیتا ہے جماعتوں کو اذ ٹوٹی
 چشمہ یعنی حسب طرح جماعتیں اور ٹٹوں کی چشمہ پر وارد ہوتی ہیں تو اذ و حام ہوتا ہے
 اوسی طرح یہ قطا اور اس نہر پر مجتمع ہو گئے ہیں۔

فَقَبِّلَتْ غَشَا شَاثَمَ مَرَّاتٍ كَاثَمَهَا مَعَ الصَّبِيحِ رَكْبٌ مِّنْ أَحَاظَةِ الْمُجْعَلِ
 (اللفظ) عَقِبَتْ اِی شربت الماء من غیر مص و غَشَا شَا اِی قلیلا والمراد کودہ علی عجلہ
 و الرکب رُکبان الابل خاصۃ دون عینوها و احاطۃ قبیلہ من الیمن او من الاذ و
 و المجعل المروج (المعنی) پس سیراب ہوئے وہ قطا تعجیل کے ساتھ بغیر گذر گئے
 وہ گویا کہ وہ صبح کے وقت شمر سوتے قبیلہ احاطہ کے جو تیز رو تھے۔ حال مطلب
 یہ ہے کہ جلدی میں آ کے اون جماعت قطانے پانی پیا پھر وہ صبح ہوتے ہی
 تاریکی باقی رہی تھی کہ چلے گئے اور اس سے مقصود اونکی عجلت اور سرعت ہے اور
 نتیجہ اس سے یہ ہے کہ باوجود اونکی اتنی جلدی میں ہونے کے میں اونکے پہلے پانی
 پیکے نکلنا ہوں۔

وَالْفُ وَتَحْمِلُ الْأَمْرَ مِنْ عِنْدِ الْقَرِيبِ
 (اللفظ) الف من الالف و هو الالف و الا هذا شدید الثبات و الموصوف
 صحت وف ای منکب اهدا و تنبیہ تدفعه و تبعده و السنا من جمع سنن

حروف فقار الظہور وہی مغائر ذرئوس الاضلاع وفتح جمع قاحل وهو اليا^س
 (المعنی) اور میں مانوس ہوتا ہوں روئے زمین سے جب میں اوسکو اپنا فرش
 بناتا ہوں ایسے مستحکم کا ندھے کے ساتھ جسکو بلند کیے ہوئے ہیں پسلیاں کہ جو
 لاغر و خشک ہیں حاصل معنی ہر کہ میں ایسا جفاکش ہوں کہ مجھے نینر کی احتیاج
 نہیں اور زمین پر سونکی عادت پڑ گئی ہے لہذا اوسی پر سوتا ہوں کروٹ سے
 کا ندھے کے بھل اور بظاہر اسکا فائدہ یہ ہے کہ عرب کا یہ مقولہ ہے کہ کروٹ سے
 لیٹنا مورت غفلت نہیں ہوتا چنانچہ ابوکبیر ندلی نے تابط شرکی وح میں بھی کہا تھا
 ما ان ميس الا مرض الا منكيب منه وحرث الساق طي المحمل
 وَاَعْدِلْ مُخَوَّضًا كَانَ فَضْوَ صَه كِعَابٌ دَحَاهَا لَا عَيْبَ وَفِي مَثَلٍ
 لا للفتة اعدل اي ابوسدا واسوی تخت راسی ذرا عا مخوضا ای اللی قد ذهب
 لحمه والفضوض جمع فض ملتقى كل عظيمين والكعاب جمع كعب وهو العظم
 المكعب الذي يلعب به ودحاهها بسطها ومنه قوله تع والارض بعد ذلك
 دحها والمثل جمع ماثل وهو المنتصب الشاخص (المعنی) اور سر کے
 نیچے بجانے تکیہ رکھتا ہوں ایسی کشتی کہ جو بے گوشت ہے گویا کہ ٹڈیاں اوسکی
 مکعب کٹربان ہیں کہ جنکو پھیلایا ہے کسی کھیلنے والے نے پس وہ قائم ہیں اور
 کا عطف ہے الف پر اور حاصل معنی یہ ہے کہ جفاکش اتنا ہوں کہ تکیہ کی بھی
 پروا نہیں کرتا اپنے لاغر ماتھ کو جس کا گوشت گھل گیا ہے سر کے نیچے بجا سے

تک کہ رکھ دینا ہوں کہ اوس میں بڑیاں ایسی ہیں جیسے کثیر ان کسی بازی کرک
جنگ اوس کے زمین پر پھیل پاتے اور وہ قائم ہیں۔

كَانَ يَنْتَشِرُ الشَّقَرَى اَمْ تَكْثُرُ لَمَّا اَعْيَبَتْكَ الشَّقَرَى قَبْلَ اَطْوَا

۴۶

اللقتر تبشیر نکرہ وحقیرن والشقوی یرید بہ نفسہ ولا یعدلہ من
الشقار و هو الخفیف وسمی بذلک لخصۃ سیرہ غادہ شاعر حداد ولا یلحقہ
الخیول و مہر المثل اعدی من الشقوی و قیل ہو ماخوذ من قولہ
اذن متباریۃ اذا کثر شمر ہا دسمی بذلک لکثرۃ شمرہ و قال الزحفری
هو العظیۃ الشنتین و نقل البردسین الی العباس الشقوی البہیر
الضخم وسمی بہ لعظم جیبہ و ام قسطل احسب سیدتہ بذلک لان احسب
نیر القسطل ای العباد و قولہ فلذلک المنبت الیہ و لا یثبات المسرۃ
المعنی پس اگر نگین ہو تو ہے شقوی کے فراق سے جنگار تو اوس کا
خوش ہونا شقوی کے سبب سے قیل بن طولانی ہے ایسے اب اگر میں پیری
یا صنعت کی وجہ سے جنگ میں نہیں جاتا اور جنگ میرے نہ ہونے سے غوم ہو
ہے ایسے کہ اوس کا من کوئی اور نہیں کرتا کوئی رنج کی بات نہیں ہے ایسے
قبل بہت زمانہ ایسا گذرا ہے کہ میں اوس میں کار نمایاں کر چکا ہوں اور وہ
میرے کارناموں سے خوش ہو چکی ہے۔

حکیر اید جیایات دیا سرن کسہ شقیرہ کثیرہ کثیرہ اجسہ اول

۴۷

اللقۃ الطرید المطرودای ما طردت من صید او غیرہ و الجناۃ
 جمع الجناۃ وہی الجرنیۃ و ما یفعلہ الانسان من الظلم والجور و یتاثر بہ
 ای تقامر و اتقا سمن و البقیدۃ اللحم و حتم قضی و قدر و اول مسبب
 علی الصنۃ للقطع عن الاضافۃ و التقدید لا یباحقہ اول شیء
 (المعنی) وہ (شنقری) ایسا شکار ہے جنات یوں کہ وہ قسیم کر لیتے ہیں
 اس کے گوشت کو جسم اس کا جس کے لیے بھی پہلے معین ہو جائے حاصل کلام
 یہ ہے کہ مین ہمیشہ غارت گری کیا کرنا ہوں اور لوگوں کی جناتیں کرتا
 رہتا ہوں تو میرا تمام جسم جناتوں کا حصہ ہے وہ اپنے درمیان میں تقسیم
 کرتی ہیں تو گویا تجھے اعضا میرے جسم میں ہیں اتنی ہی جناتیں مجھے
 متعلق ہیں اب جن جنات کے حصہ میں وہ جسم پہلے آجائے اس کی حصہ چاہے
 تَنَامُ اِذَا مَا نَامَ یَقْطَعُ عَنَّا حِثًّا نَا اِلٰی مُسْتَكْرَۃٍ تَتَغَلَّقُ
 و فی نسخۃ اخری اسراع الی مکروہہا تَتَغَلَّقُ (اللقۃ) تقام اسنادۃ الی
 الجناۃ و غیرہ ناعن مستحقہا و اختفات بمعنی التسرع و تتغلق
 لتسرع (المعنی) سو جاتے ہیں وہ لوگ جس کے جرم اس نے کیے ہیں جب
 وہ سو جاتا ہے اس حالت میں کہ اوکلی آنکھیں بندارہتی ہیں اور وہ
 سر رچ ہوتے ہیں اس کے رنج رسائی کی جانب اور تیزی کرتے ہیں
 مقصود یہ ہے کہ مین نے بہت غارت گری کی ہے اور جرم لوگوں کے
 کیے ہیں لہذا میرے مخالفین بہت زیادہ ہیں یہاں تک کہ جب میں

غافل ہونا ہوں اور وہ بھی سوتے ہیں اور سوت بھرا دیکھتے ضرور ہوں گے
اور فریب کر نیکا و مکیان رہتا ہے اور اسی کہ نہایر سوچا کرتے ہیں اور مگر جو
مکر وہ ہوں گے نیکی فکر میں کرتے رہتے ہیں۔

وَإِلَّا تَهْتَفُوا بِمَا نَنْزِلُ إِلَّا تُفَكِّرُوا ۚ عِيَادًا كَعِيَادِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا
وِیوَدٰی اَوْھٰمَ اَثَقَلُ (اللغة) آلافت المسانئ والعود والعیاد زیارت
المریض وحتی الدج التي تلتذ یوما وتدع یومین ثم تجبئی فی الیم
الرابع وہی اصعب المحتی (المعنی) اور (شفقزی) مانوس ہے غم و رنج
سے کہ ہمیشہ وہ غموم اور سکی عبادت کرتے رہتے ہیں مثل چوتھی دن کی
باری سے آنے والے بخار کے بلکہ یہ اس سے بھی زار سنگین ہیں یعنی
حبط رح یہ تپ بار بار آتی ہے اور سچا اینین چھوڑتی ایسی طرح غموم
میرا ساتھ نہیں چھوڑے حتیٰ کہ گویا مگر کو ان سے محبت ہو گئی ہے اور
بین اور نکا الیف ہو گیا ہوں

اِذَا وَرَدَتْ اَصْدُرُهَا فَاصْبِرْهَا ۚ تَتَوَّبُ فَنَتَانِي مِنْ مَحِيَّتٍ وَمِنْ عِلٍّ
(اللغة) ورفت بمعنی حضرت واصلہ فی المشرعة والاصداد
الرد وتووب ای ترجع ومنه قوله تعالى الذين امنوا وعملوا الصالحات
طوبی لهم وحسن مآب ای مرجع ویروی تووب ایضا بمعنی ترجع
ومنه تاب الیه عقله ای رجع ونے نسخة ثالثة تتووب ایضا بمعناها
ومنہ قوله تعالى جعلنا البيت مثابة للناس ای مرجعا ومنه التووب

۴۹

۵۰

لانہ يرجع الى المطيع وتحت تصغير تحت وانته من عل بکسر اللام و
ضمها ومن علا ومن حال کلها ای من فوق (المعنی) جب آتے ہیں وہ
مغموم تو ہیں اور ٹکوپٹا ناہوں بھروہ پلٹ آتے ہیں پس آجاتے ہیں نیچے سے
اور اوپر سے حاصل یہ ہے کہ لاکھ میں ہٹاتا ہوں رنج و غم کو مگر وہ غموم
بھگو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور نیچے اوپر سے مجھ پر چھا جاتے ہیں۔
اور تخت کی تصغیر یعنی کچھ نیچے سے میرے اس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ میرے
غریب ہی رہتے ہیں میں اور ٹکوپٹا ناہوں تو وہ زیادہ دور نہیں ہوتے
کچھ ہٹ جاتے ہیں۔

۵۱ وَأَمَّا تَرْتِي كَأَنَّهُ الرُّمْلُ مَاحِيًا عَلَى رَقَّةٍ آخْفَ وَلَا أَتَتَعَلَّ
۵۲ فَإِنَّ لَكُمُ الصَّيْرَ اجْتَابَ بَكْرًا عَلَى مِثْلِ قَلْبِ السَّمْعِ وَالْحَنَمِ أَعْلَى
(اللفظ) فاما ما زائدة والمعنى ان ترفنى واآنة الرمل الطيبة والبقرة
وسميتا بها لانهما لا تكونان الا في سهل الارض وقال بعض الحماسة
وقيل الوحشيت والصاحي البار للشمس وعلى رقة اي حال هنال وفي
امش بغير حقت ولا فعل ولا اتعل اي لا اليس التعل واما ذكر الثاني على
سبيل التوكيد والمعنى واحد فالو لهما بمعنى الصاحب اي انا صليبا
الصير او بمعنى الاولي اي بالصيد كما في قوله نعم مولا كهر النار
والصير حيس النفس عن الجوع واجتابك الي من اجتاب
القميص لبسه والبر الثياب والصلاح ومنه البراز والسمع

بآكثر ان الذئب من الضبع ويزعمون انه لا يموت حتف انفة كالحمية
 وفي عدوه اسرع من العيود وثبتة تزيد على ثلثين ذراعاً وفي المثل
 اسمع من سمع واما ولد الضبع من الذئب فهو الشبادة وانفسل
 لا احتدى (المعنى) پس اگر تو چو کدو کشتی ہے مثل جیٹلیون کے یا سانہون
 کی طرح اسے کہ خوب بین برہنہ اور لا غریبے پیر ہوں اور نفل پہنے ہوئے نہیں
 ہوں تو (کوئی عیب نہیں ہے اس لیے کہ) میں صبر کرتے والا ہوں کہ پہننا ہوں
 لباس صبر کا ایسے دل پر جو صبح کے دل کا سا ہے اور ہوشیاری و احتیاط
 کی نفل پہنتا ہوں۔ حاصل یہ ہے کہ موافق عادات عرب کے اپنی زد و جد سے
 خطاب کر کے کہتا ہے کہ تو مجھے اب اس فقر و احتیاج کی حالت میں اگر
 دیکھ رہی ہے کہ میرے پاس سایہ بن ٹھہرنے کے لیے جگہ تک نہیں اور
 لباس بھی نہیں و خوب بین پیرتا ہوں لا غری کے ساتھ ساتھ پیادہ یا بغیر
 نفل کے تنگے پائون تو اس میں کوئی عیب نہیں اس لیے کہ اس لباس ظاہری کے
 بدلے میں صبر کا لباس زیب بدن کیے ہوں اور اس نفل کے بدلے حزم
 و ہوشیاری کی نفل میرے پائون میں ہے یعنی سبطاح کہ نفل انسان کو رہتہ
 کے کانٹوں اور گتہ یزوں سے بچانی ہوتی منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہے
 اسی طرح ہوشیاری و احتیاط کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان مفرقوں سے
 و نقصانوں سے محفوظ اپنے مقصود کو حاصل کر لیتا ہے لہذا جبکہ اس
 لباس نفل کو وجہ سے لباس و نفل ظاہری کی پرواہ نہیں رہی ہے۔

۵۳

وَأَعْلِمُ أَحْيَانًا وَأَغْنَىٰ وَإِيَّامًا. يَبَالُ الْفِي ذُو الْبَعْدِ الْمُبْتَدِلِ
 (اللفظ) اعدا ای افتقر والا حیاں جمیع معین وهو وقت مبہم یصلح لجميع
 الا زمان طال او قصر واعتنى من الغنى بالكسر ضد الفقر والبلاء
 بالضم اسم البعد فالمراد به البعد في الحصة وفي نسخة البقية بمعنى
 الطلب والمبتدل الذي لا یصون نفسه (المعنی) اور کبھی میں فقیر ہوتا
 ہوں اور کبھی غنی ہوتا ہوں اور میں تو نگری اوسی شخص کو ملتی ہے جو بعید
 بہت ہو اور اپنے رکھ رکھاؤ کی اوسی پرواہ نہ ہو۔ حاصل یہ ہے کہ میں
 کبھی فقر و فاقہ میں بسر کرتا ہوں اور کبھی مالدار ہو جاتا ہوں اور میرا فقیر
 ہونا اور مالدار ہونا عجیب نہیں ہے اس لیے کہ مال وہ شخص پاتا ہے جو بعید
 بہت ہو اور اسکے ساتھ ساتھ عار سے اپنی حفاظت نہ کرے بلکہ جو طریقہ
 تحصیل معاش کا ہو اسے اختیار کر لے اور میں عار سے بچتا ہوں
 لہذا مال مجھے نہیں ملتا۔

۵۴

فَلَا حِزْمٌ مِنْ حَلَةٍ مُتَكَشِّفَةٍ. وَلَا مَرَجٌ تَحْتَ الْغَنَى الْخَبِيلِ
 (اللفظ) الحزم كالكتف الذي لا يكون ضابطاً والحلة الحاجة وفي الغلظة
 تدعو الى السكته ای الى السرقة والمتكشف الذي يظهر فقره والمرج
 مثل يد الفرج والنشاط والخيل ای التکبر (المعنی) پس نہ میں حیزم و
 فرج کرنے والا ہوں فقر سے کہ میرا فقر و فاقہ ظاہر ہو جائے اور نہ زیادہ
 خوش ہونے والا ہوں ثروت کے وقت کہ تکبر کروں جس وقت میں کہ نہ

اپنے زمانہ کی دو قسمیں کر چکا کہ کبھی میں غنی ہوتا ہوں اور کبھی فقیر ہوتا ہوں
 تو اب ہر حالت میں اپنی کیفیت کو بیان کرتا ہے کہ جب میں فقیر ہوتا ہوں
 تو نالہ و زاری نہیں کرتا کہ میرا حال سب پر کھل جائے بلکہ میرے کام لیتا
 ہوں اور جب مالدار اور غنی ہوتا ہوں تو اکثر مائین اور غرور و تکبر سے کام
 نہیں لیتا یعنی میں بردبار اور صاحب وقار ہوں نہ فقر کے وقت فریاد
 کرتا ہوں اور نہ ثروت کے بعد تکبر کرتا ہوں اور اس سے اشعار سے اس
 جانب کہ مصیبت کے وقت انسان کو نالہ و فریاد نہ کرنا چاہیے ایسے کہ اگر
 ایسا کرے گا تو اسکا حال دوسروں کو معلوم ہو جائیگا اور جب انسان جیسا
 ثروت ہو تو تکبر اور نشاط نہ کیے ایسے کہ اگر ایسا کرے گا تو دوسرے
 بے مالداروں کی خاطر شکنی ہوگی۔

وَلَا تَكْذِبْ ۖ إِنَّكَ أَطْعَامٌ خَلِيعٌ وَلَا أَرْثِي سَوْدًا يَأْتِيكَ إِلَّا كَثِيرٌ أُنْجِلْ
 (الفرد) نزد ہی مستحق و الاطعام جمع طمع بمعنی المحرم و فی
 نسخة الاجمال واحد عاجل و التحمل بالکسر الا بالجمع احلام
 و الاحادیث جمع حدیث و هو الخبر و یروی الا قایل و مجموع اقوال جمع
 قول و آمل ای انتم من النملة مثلثة النملة او اکتب من النملة
 کفرجة الکذب یقال فیہ غملة ای کذب (المعنی) اور طمع و حرص میری
 بردباری کو دہر کر کے مجھے بے وقار نہیں کرتی اور نہ میں (کبھی) ایسا
 (عادت والا) دکھائی دیتا ہوں کہ لوگوں کی بات سننے کے بعد دوسرین

زیادہ کھوج کر دن اور چلیان کھاؤں۔ حاصل پیچہ کہ میں حریص و طامع
 نہیں ہوں کہ طمع میری بردباری و تحمل کو دور کر دے اور میں ایسا نہیں کرتا
 کہ کوئی مجھ سے بات چھپائے تو خواہ مخواہ میں اس سے سوال کیے جاؤں
 کہ کیا ہوا اور نہ بعد باتوں کے کھائی بھجائی کر تا ہوں اور باعث
 افتخار ہوں اور اس میں تعلیم ہے اس امر کی کہ انسان کو فتنہ و فساد
 کی باتوں کو بھیلانا نہ چاہیے اور تاحی مناسب نہیں ہے۔

۵۶

۵۷

وَلَيْكِلَ كَحْسٍ يَصْطَلِي الْقَوْسَ وَبُهَا وَأُطْعَةُ اللَّائِي يَهْلِي تَنْبَلْ
 اَدْعَسْتُ عَلَى غَطْشٍ وَبَغْشٍ وَبُحْبُحِي سَعَادٌ وَإِرِيدُ وَبُحْبُحِي وَأَفْكَلْ
 (اللغة) آلاؤ وادرب و الشحر الريح الباردة و يصطلي اي يقاسي
 حر النار و شدتها و الا قطع جمع قطع هو سهم قصير عريض النصل
 و يتنبل اي يرمى بها و دعست بمعنى طعنت و الغطش الظلام
 و منه قوله ثم اغطش ليلها و اخرج ضخمها و البغش المطر الضعيف
 و هو فون الطش و السعد شدة الجوع و الامر زيز بالکسر يرد
 صفار كالثلج و الوجرا خوف و افکل کا حد الرعدة (المعنى)
 اور بہت سرور میں ہیں ایسی کہ تا پتا ہے کہاں سے اوسکا مالک
 اور اپنے اون تیروں سے جنگو وہ وقت جنگ پھینکتا ہے غارتگری
 کی نیے باوجود تار کی کے اور ہلکی ہلکی بارش کے ایسی حالت میں کہ
 میرے ساتھیوں کے قائم مقام بھوک بھئی اور اوسے بھئی اور خوف تھا

المعنی) پس بیہ ہوا کر دیا کچھ عورتوں کو اور بتیم کر دیا کچھ بچوں کو اور بٹا میں
 اُسی شان سے جس طرح تہذیب تھی ایسی حالت میں کہ رات بہت تاریک تھی یعنی
 جب میں نے اُس رات میں غارت گری کی تو بہت سے لوگوں کو قتل کر کے
 اونکی زوجہ کو بیوہ بنا دیا اور بہت سے شخصوں کو مار کے اونکے بچوں کو یتیم
 کر دیا اور پھر بٹ آیا اس طرح کہ پلٹنے کی حالت میں میں دیباہی صحیح و
 سالم تھا جیسا وقت شروع جنگ تھا اور رات کی تاریکی اپنی شدت و
 سختی پر باقی تھی۔

۵۹ وَأَصْبَحَ عِثِّي بِالْغَمِيصَاءِ جَالِسًا قَرِيقًا مَسْئُولًا وَاخْرُسِيًّا
 (اللفظ) الغميصاء موضع بنجد والجالس من ان الجالس وہی بنجد يقال جلس
 اذا انى المجلس ای بنجد انما يقال اتهم اذا انى نهامة (المعنی) اور صبح کی تمام
 غميصاء پر بنجد میں ٹھہرے ہوئے دو گروہوں نے کرایک سے سوال کیا جاز رہا تھا
 میرے سعلق اور دوسرا سوال کر رہا تھا۔ حال یہ ہے کہ رات کو جو میں نے
 غارت گری کی اور صبح ہوئی تو اوسکے چرچے ہونے لگے مقام غميصاء میں کہ جو
 بنجد میں ہے کچھ لوگ میرے حالات پوچھ رہے تھے اور کچھ لوگ بتا رہے تھے
 ۶۰ فَقَالُوا الْقَدْ هَرَّتْ بِلَيْلٍ كَلَّا بِنَا فَقُلْنَا اَذِثُّبُ عَسَى اَمْ عَسَى فَرَعَلْ
 (اللفظ) هَرَّتْ اى صوتت وعسى طاف بالليل ومنه يسمى الذئب عسوسا
 وعسنا سا وفرعل بالضم ولد الغميص جمع فرعل وفي المثل اغزل من فعل

(المعنی) پس کہا اوں لوگوں نے کہ چنچے تھے شب کو ہمارے کتے تو ہم نے کہا کہ آیا کوئی بھیڑ یا آیا ہے یا کوئی بچہ آ گیا ہے۔ شاعر تصویر کھینچتا ہے اُن لوگوں کی تحیر اور تعجب امیر مکالمہ کی کہ دو لوگ آپس میں یہ چرچا کر رہے تھے کہ شب کو ہمارے کتے چنچے تھے تو ہم نے کہا کہ انکے چلانے اور شور کرینیکا سبب کیا ہے کیا کوئی بھیڑ یا رات کے وقت گھر کے گرد بھڑ رہا ہے یا کوئی بچہ آ گیا ہے اسوجہ سے یہ بھونک رہے ہیں۔

۶۱ قُلْنَا قَاطَاةٌ رَّيْعٌ امْرُؤٌ اَجَلٌ قُلْنَا يَكُ الْاَنْبَاةُ قُلْنَا هَوَمَتْ

(اللغة) النبأ الصوت الخف وقومت ای نامت بعد البناح و سماع افزع و الاجدل الصقر (المعنی) پس کچھ نہ تھا مگر ایک چھوٹی سی آواز کوئی بھیڑ وہ خاموش ہو گئی تو ہم نے کہا کہ کوئی قطا ڈرایا گیا ہے یا کوئی شکر ڈرایا گیا حاصل کلام یہ ہے کہ شب کے واقعہ کا اظہار وہ لوگ کر رہے ہیں کہ پس ایک پست آواز دور سے آئی اور بھیڑ خاموش ہو گئی تو ہم نے کہا کہ کیا کسی نے آشیانوں میں چکوروں کو ستا دیا ہے جس سے کتے بھونکے ہیں یا شکرے پریشان کیے گئے ہیں۔

۶۲ كَانُ يَكُ مِنْ جِنِّ لَا يَبْعُ طَارِقًا وَاِنْ يَكُ اِنْسًا مَا كَالْاِنْسِ يَفْعَلُ

(اللغة) البراح الشدة و الطارق الاتی باللیل و ما کھا بمعنی ما کھا هذا و فعل المراد بالجن البدوی و بالانس الحضری (المعنی) پس اگر وہ (آیو)

جنات سے تھا (یعنی بدوی تھا) تو سخت ترین آنے والا تھا اور اگر انسان
 (یعنی شہری شخص) تھا تو شہری لوگ تو ایسا کرتے نہیں۔ حاصل معنی یہ ہے کہ
 پھر اظہار خیالات ہو رہا ہے شب کو آنے والے کے متعلق کہ وہ کوئی صحرائی
 عرب تھا یا شہری شخص تھا اگر صحرائی تھا تو بڑی بلا کا آدمی تھا جس نے
 اتنی سخت و سرورات میں غارت گری کی اور اگر کوئی شہر والا آدمی تھا تو شہر
 کے لوگ ایسے ہوتے نہیں کہ اتنی سرد شب کو لوٹ کرین اور غارت گری کو آئین
 وَتَوَيْمٍ مِنَ الشَّعْرِىٰ يَذُوبُ لَوَايَهُ اَفَا عَجِبِيْ فِيْ رَمَضَانَ تَتَمَلَّكُ
 تَصْبِيْتُكَ كَوَيْمِيْ وَلَا كَرِيْمٌ دُوْنَهُ وَلَا سَيِّئَرَاكَ اَلَا كَتَمْتِجِي الْمَرْعَبِلَ
 (اللغة) الشعوى کہ کب معروف بطالع بد الجوزاء وطلوعه في شدة الحرارة ومنه
 قوله نعم انه هو رب الشعري ويذوب للشمس يجلد ولواب الشمس يعني كانه
 يتحد من السماء اذا قام قائم الظميرة تراه كشيخ العنكبوت ويروى لعاب
 وها معني واحد والا فاعني جمع افعى خية خبيثة والرمضاء الاسر ص
 الشديدة الحرارة والتملل التحرك على الفراش اذ لم تستقر عليه من الوجع كانتها
 على ملّة والملة الوما داحار وتصبت اى اقمى والكت وقاء كل شئ وسترة
 والجمع اكنان قال الله ع وجعل لكم من الجبال اكنانا والا تحصى برد من عمل
 اليمن والمرعبل الممزق (المعنى) اور بہت سے دن ہیں دن دنوں میں
 سے جنہیں شعری طالع ہوتا ہے اور دوپہر کا وقت ہوتا ہے کہ سانسپ اس

دن کے گرم زمین میں تڑپتے ہوئے ہیں اُس دن کی گرمی سننے کے لیے سینے
 اٹھا کر منسوب کر دیا ایسی حالت میں کہ کوئی پردہ نہ تھا اُس کے سامنے اور کوئی حامل نہ تھا
 مگر ایک میری چادر بچھی ہوئی تھی حاصل مکالمہ سلسلہ سیاق سے یہ ہے کہ جب تلخ سرد راتوں
 میں بن نے غارتگری کی ہے اُسی طرح بہت سے گرم دن اس فصل گرما
 میں کے کہ جسمیں شعلہ طالع ہوتا ہے اور یہ دوسرا رہے جو شہتا سے گرمیاں
 نکلتا ہے ایسے وقت کہ دوپہر کا وقت ہو کہ آفتاب سے زمین تک چنگار بان
 نکل رہی ہوں اور سانپوں کی یہ حالت ہو کہ وہ سبب گرمی کے پتی ہوئی
 زمین پر کر وٹیں لے رہے ہوں یا بمعنی کہ گرمی کا اثر فضا ہر ارض سے سرایت
 کر کے باطن تک پہنچا ہو کہ سانپوں کو اپنے مساکن میں چین نہیں آتا
 ایسے گرم دن نماز آفتاب میں بیٹے سفر کے لیے سٹھ اٹھا دیا اور کوئی حامل
 ایسا نہیں کہ میرے چہرے کو نماز سے بچا سکے اور نہ میرے جسم پر کوئی
 روک تھامی سوا سے ایک چادر کے جو بوسیدہ اور خراب حال تھی۔ اکثر گرمی میں
 دوپہر کے وقت مکڑی کے جالے کا تار سا اڑتا ہوا میں دکھائی دیتا ہے
 اوسکو عرب میں لواب الشمس کہتے ہیں اور ذوالان سے مقصود یہ ہے
 کہ وہ تار ایسی گرمی کے وقت میں پگھل کر ہوا میں پراگندہ تھا یعنی بہت
 گرمی کا وقت تھا۔

وَخَانِي إِذَا هَبَّتْ لَهُ الرِّيحُ طَيِّبَتْ : لَبَّائِدٌ عَنْ اعْطَافِهِ مَا نَزَجَلُ

(اللغة) الصافي السالغ وهو صفة لحرف وای شعر ضاف عطفاً علی قوله الا تحب
 المرعیل والالباب جمع لبیدة وهو ما تلبد من الشعراى تداخل ولا توضع
 ببعض والا عطف الجوانب وتدخل اى تشرح من الترجیل هو تشرح
 الشعر بالمسط او عنده (المعنی) اور (میرے سر کے) بڑے بڑے بال کہ
 جب ہوا چلتی ہے تو اور اڑا دیتی ہے کچھ نکو او سکے پہلوؤں سے کہ جن میں لنگھی نہیں
 کبیائی۔ مقصود یہ ہے کہ میں جب اس شدت گرامین سفر کے لیے
 نکلتا ہوں تو آفتاب سے روکنے والی میری جسم پر کوئی چیز نہیں ہوتی مگر
 ایک بھٹی ہوئی چادر اور میرے سر کے بالوں کا جھنڈ جن میں لنگھی نہیں کی گئی ہے
 اس لیے کہ مجھے لوٹ اور غارتگری وغیرہ کے بچھے اتنی مہلت نہیں کہ اپنے
 سر کے بالوں میں لنگھی کر لیا کروں تو جب ہوا چلتی ہے گچھے اون بالوں کے
 جو مجتمع ہیں پہلوؤں سے سر کے اڑتے ہیں۔

۶۶ بَعِيدٌ يَمَسُّ الدُّهْنَ وَالْقَلْبَ عَمْدًا لَهُ عَيْسُ عَاثٍ مِنَ الضِّلِّ حَوْلًا
 (اللغة) آلفاً تنفية الرأس من القمل والعيس عيس الوسخ واصل ما
 يتعلق بأذناب الشاؤ والياهما من الأرواث ولا يجاروا العاى الكثير
 والغسل بالكسر ما يغسل به الرأس من خطي ونحوه والمحول الذى اتى
 عليه حول (المعنى) دور ہے چھونے سے تیل کے اور صفائی سے زمانہ ان
 بالوں کا کہ او میں صاف کرنے کی چیزوں کے بدلے خشک میل بہت

بہت جا ہوا ہے جو سال بھر کہہ گیا ہے۔ شاعر اپنی مصروفیت کو تہرب اور
تخصیل علوتی میں دکھاتا ہے کہ ایک عرصہ سے سرین تیل نہیں لگا ہے
اور دوصاف نہیں کیا گیا ہے۔ اور بے مین اور چیزوں کے جسے سرکہ

صاف کیا جائے اوسین سال بھر کا سیل کھٹا ہے
وَشَرَقِي كَبْطَرُ التُّرْسِ قَطْرُ طَفْعَةٍ يَوْمَ مَلَأْتِمْ ظَهْرَهُ لَيْسَ لَعْلُ
(اللغة) الترقى الاثر من الواسعة تتصرف فيها الدلج والتوس المبحى والتقفى

۶۷

اسخلاء من الارض والعاملطان الرجلان (المعنى) اور بہت سے ایسے
جنگل میں مثل پشت سر کے بے آب و گیاہ کی پشت کام میں نہیں لائی
گئی تھی قطع کیا ہے مینے اذکود و پیردن سے اپنے۔ حاصل شعریہ ہے کہ
اکثر بے آب و گیاہ جنگل میں بوشل پشت سر کے چٹیل میدان ہوتے ہیں اذکو
اپنے پیردن سے قطع کرنا ہوں کہ سیرے قبل اوس زمین پر لوگ نہیں چلے
ہیں لینے وہ راستہ متعارف نہیں ہے بلکہ مین ہی اس راستہ پر جا رہا ہوں

فَالْحَقُّ أَذْلًا بِأَحْوَاؤِ مَوْفِيَا عَلَى الْفَتَى أَقْبَى مِرَاا أَوْ امْثِلُ
(اللغة) الترقى المشرق والفتنة بالضم على اجبل واقعى من الاقواء وهوان

۶۸

يلصق الرجل اليه بلارض وينصب ساقية ويتساند الى ماورائه و
اقصى الكلي جلس على اسسته وامثل اى انتصب قائما (المعنى) پس
ٹخن کر دیا مینے اول کو اوس میدان کے آخر سے ایسی حالت سے کہ مین چڑھا

ہوا تھا ایک پہاڑی پر کہ از کڑو بیٹھ جاتا تھا کبھی اور کھڑا ہوتا تھا یعنی مینے
پورا وہ جنگل قطع کر لیا اسوقت جب میں ایک پہاڑی پر چڑھا ہوا تھا
اور ٹھکن کی وجہ سے کبھی بیٹھ جاتا تھا اور کبھی کھڑا ہوتا تھا یا یہ کہ دشمن کی تلاش
میں کبھی بیٹھ کے تاکتا تھا اور کبھی کھڑے ہو کر تاکہ کوئی مجھ کو دیکھ نہ لے۔

۶۹

تَرْوُدُ الْاَوْدَى الصَّخْرَ حَوْلَ الْكَائِنَا عَدَاوِي عَلَيْهِمُ الْمَلَاءُ الْمَذِيلُ
اللفظ تروداى نذہیب و تخی و الا دوى جمع ادویۃ بالضم و انکسر انتی
الوعول فالصم جمع اصم و هى الوحول السود التى یضرب لونها الى
الصفرة و العداوى الایکار و الملاء بالمدم جمع ملائۃ الریطة و المذیل
طویل الذیل و هو صفۃ الملاء و تذکیوۃ باعتبار معنی الثوب (المعنی)
آتے جاتے ہیں بزبان کو ہی سیاہ رنگ زردی مائل میرے گرو
کو یا کہ وہ باکرہ عورتیں ہیں جنکے اوپر لپٹے لپٹے دامنوں کی چادریں چھائی
ہے کہ مجھے جنگل میں اتنے دن گزر گئے کہ زبان کو ہی اور جانوروں کو
مجھ سے وحشت ہو جاتی رہی تو سیاہ رنگ کی زردی مائل بکریاں میرے گرو
آتی جاتی ہیں اور سلوم ہوتا ہے کہ یہ نوجوان عورتیں ہیں جو چادرین اوڑھے ہیں
جنکے دامن وسیع ہیں۔

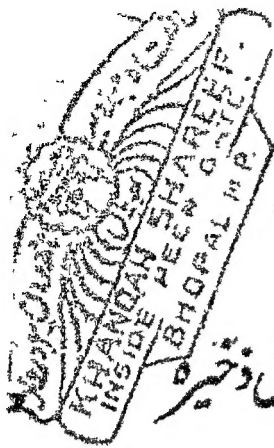
۷۰

وَبَرُكْدُنْ بِالْاَصَالِ حَوْلَ كَانْتِي مِنَ الْعُصِيَادِ فِي سَبْحِ الْكَيْحِ اعْقَلُ
اللفظ برکدن ای پسکن و الاصال جمع اصيل و هو الوقت من العصر

الى الشرب كما في قوله عيسى عليه السلام في حاله بالندود والاصال رجال الاية والاعظم جميع اعظم
 من الوعد ما في ذراعيه اذ في احداهما يابا من مسائلا سودا واحمر ولا د في عن الوعد
 ما طال قرنه وثبتت اى يقصد والكيح عرض الجبل والاعقل المشدود والممنوع
 زالمجنبة اور دن بران کو ہی ٹھہرتے ہیں شام کے وقت میرے ہی گرد گویا کہ میں سینہ
 ہاتھوں کے بران کو ہی میں سے ایک بڑے سینکون والا کبرا ہوں کہ جو قصہ
 کہیست بہار کا اور بندہ ظاہر ہوا ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ جانور مجھے مانوس ہو گئے ہیں اور
 میرے ہی گرد و شب ٹھہرتے ہیں گویا میں ہی ان میں سے ایک ہوں کہ وہ مجھے سوسش نہیں ہوتے
 وھذا اخرها انتهى اليه الامريه من شرح قصيد الامية العربيه المحترمة
 بان يكتب بالذشب والجد يران لسمي روح الادب وانا الاقل
 الراحي رحمة ربى القوي على نقى النقي عقاه الله واتاه كتابه
 يوم القيمة بيناه وما احسن ما وكف من اناء الطبع الفاتري

تاریخہ

| | |
|-------------------------------|---------------------------------|
| بذلت قصائد الجہد حتى لقد اتى | كعقد اللثالي الغر قد ينط بالذهب |
| فقد اودعت فيه معان وشيئة | الذمن الصهباء احل من الضربة |
| وكائن ترى فيه فوائد حيمة | تحاكي حيتا ما حوته ابنة العنب |
| هلموا هلموا ايها الصالحون | مخونك للمعاني فمهي كالروح الادب |
| فان رمت عام الطبع من بعد طبعه | فقل لها اتى شرح للامية العربيه |



علم رجال
اور

تاریخی معلومات کا کافی ذخیرہ ہے

کتابت القی من تصور کافی
ان ارضی من تصور لفظی

پچاس علمای اسلام کے واقعات زندگی اور مذہبی کارناموں کا تذکرہ
اگر دیکھنا ہو تو عباؒ الانوار کی غیر پیشگی قیمت اگر بھی سے خرید یا بیچنا
ورنہ بہت محسن ہو کہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔
نوٹ: جملہ خط و کتابت و ترسیل نہ خود مولف مدظلہ جناب ممتاز
الاماش، ذبذبة الافاضل مولانا الیذا فامدی صاحب قبلہ جو کہ
عقب سچو تحسین لکھنے کے نو پتے سے ہونا چاہیے۔

محمد سعید الجباری کانپور

المش

ناصرین عقی عنہ